عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۱۰ روپے

جلد: ۳۳ | ۱۵تا۲۱ر جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۶تا۲۲ر اپریل ۲۰۱۴ء | شمارہ: ۱۵

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

موجودہ سنگین مسائل کا حل

صبر اور نماز

عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

آپ کے مسائل

مولانا اعجاز مصطفی

س:...... عرض یہ ہے کہ میرا نام شاہد یوسف ہے اور میرا مسئلہ یہ ہے کہ میری بیٹی کی شادی مئی ۲۰۱۴ء میں طے ہوئی ہے اور میرے مالی حالات ایسے نہیں ہیں کہ شادی کے اخراجات برداشت کرسکوں، اس مسئلے پر والدہ کے گھر میں مشورہ ہوا، جس پر میرے چھوٹے بھائی عبدالصمد نے ایک لاکھ پچاس ہزار روپے اپنے پاس سے قرض دینے کا اقرار کیا اور مزید ایک لاکھ روپے کہیں سے قرض لے کر دینے کو کہا، یہ ساری رقم شادی کے روز رات کے کھانے پر خرچ ہوگی (میں یہ بات واضح کرتا چلوں کہ میرا بھائی عبدالصمد پچھلے تین ماہ سے نوکری سے فارغ ہے اور کام تلاش کررہا ہے۔ جو رقم مجھے قرض دی جارہی ہے وہ مجھے لوٹانی بھی ہے جبکہ میری مزید دو بیٹیاں ہیں، اب میں شادی کے روز کھانا کھلانے کے حق میں نہیں ہوں، مگر میری والدہ کا اصرار ہے کہ کھانا تو کھلانا ہوگا ورنہ میری

بیٹی کی شادی میں دعوتِ طعام مسنون نہیں

ناک کٹ جائے گی۔ اب میرا آپ سے سوال یہ ہے کہ کیا اسلام میں لڑکی والوں کی طرف سے رات کا کھانا جائز ہے؟ اس مقصد کے لئے میں نے جو دعوت نامہ تیار کیا ہے وہ بھی اس درخواست کے ساتھ منسلک کررہا ہوں۔ برائے مہربانی مجھے اس کا جواب شریعت کی رو سے عنایت فرمائیں عین نوازش ہوگی۔

ج:...... شادی بیاہ کے موقع پر لڑکی والوں کی طرف سے کھانے کی دعوت کا اہتمام کرنا اور اس کے لئے باقاعدہ اہل محلہ، برادری کے لوگوں اور دور دراز کے دوست احباب کو مدعو کرنا، انہیں شرکت کی دعوت دینا، اسلامی طریقہ نہیں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ میں دور دور تک اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترتیب وار اپنی چاروں صاحبزادیوں کی شادیاں کرائی ہیں، کسی ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ طرز عمل ثابت نہیں اور نہ ہی جماعت صحابہؓ و تابعینؒ کی زندگیوں میں اس کی کوئی مثال موجود ہے بلکہ درحقیقت یہ ایک ہندوانہ اور ظالمانہ رسم و رواج ہے جو کہ مسلمانوں میں عام ہوگیا ہے۔ کئی ایک مفاسد اور خلاف شرع امور پر مشتمل ہونے کی وجہ سے اس کا ترک کرنا ضروری ہے۔

لہٰذا ہر مسلمان پر لازم اور ضروری ہے کہ وہ اس غیر اسلامی طرز عمل سے خود بھی بچے اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی بچنے کی تلقین کرے۔ بصورت مسؤلہ سوال کے ساتھ منسلکہ دعوت نامہ بھی اسی خلاف شرع رسم کا حصہ ہے۔ واضح رہے کہ دور دراز کے آئے ہوئے مہمانوں کو کھانا کھلانا اس زمرہ میں نہیں آتا۔ ان کے لئے بحیثیت مہمان ہونے کے حسب استطاعت اکرام وضیافت کرنا جائز ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۳ — ۱۵تا۲۱/جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۶تا۲۲/اپریل ۲۰۱۴ء — شمارہ: ۱۵

اس شمارے میں!

حضرت مولانا زبیر الحسن کاندھلویؒ	۳	محمد اعجاز مصطفی
موجودہ سنگین مسائل کا حل....	۶	مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ
حضرت ابوبکر صدیقؓ کی محبت رسول ﷺ	۱۱	عبداللطیف طاہر
سہ ماہی تحفظ ختم نبوت سیمینار	۱۳	رپورٹ: مولانا محمد قاسم
”صوفی اسلام“ کا غلغلہ اور قادیانیت کی سرپرستی	۱۴	مولانا زاہد الراشدی
عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت	۱۶	مولانا محمد ابراہیم اودھی
ہزارہ ڈویژن میں حاضری	۱۹	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
حضرت وحشی بن حربؓ کا قبول اسلام	۲۱	. . . . .
ختم نبوت کانفرنس، پنوعاقل	۲۲	رپورٹ: محمد مبشر حسین
ختم نبوت کانفرنس، گمبٹ	۲۴	رپورٹ: مولانا محمد تجمل حسین
خبروں پر ایک نظر	۲۵	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

زرتعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ادار یہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

دعوت وتبلیغ کی عالمی شوریٰ کے امیر

حضرت مولانا محمد زبیر الحسن کاندھلویؒ کی رحلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

دنیا میں جو بھی آیا ہے، اسے ایک نہ ایک دن جانا ہے، دوسرے لفظوں میں دنیا میں آنا جانے کی تمہید ہے۔ ایک عام آدمی دنیا سے جاتا ہے تو اس کے جانے کا نقصان ایک گھر، ایک کنبہ، خاندان یا ایک جماعت کا ہوتا ہے، لیکن جب ایک عالم اس دنیا سے جاتا ہے تو وہ ایک عالم کا نقصان ہوتا ہے، جیسا فرمایا گیا کہ ”موت العالم موت العالم“ یہی کیفیت حضرت مولانا محمد زبیر الحسن کاندھلویؒ کی ہے کہ ان کے جانے سے عالم دنیا یتیم ہوگیا ہے، اس لئے کہ وہ پورے عالم اور دنیا میں پھیلی ہوئی تبلیغی جماعت کی عالمی شوریٰ کے امیر اور فیصل تھے۔

اہل اللہ آئے دن اس دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں اور ان کے جانے سے امت مسلمہ ان کی دعاؤں، توجہات اور برکات سے محروم ہو رہی ہے، انہیں اہل اللہ اور اکابر بزرگوں میں سے حضرت جی ثالث حضرت مولانا انعام الحسن کاندھلویؒ نور اللہ مرقدہٗ کے فرزند ارجمند، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہٗ کے خلیفہ مجاز و نواسے، داعی کبیر، عظیم محدث، عالم باعمل، صوفی باصفاء، نمونۂ زہد، اسلاف کی روایات کے امین، مجاہدانہ کردار کے پیکر اور علوم شریعت وطریقت کے جامع، حضرت مولانا محمد زبیر الحسن کاندھلویؒ بھی تھے جو اس دنیائے رنگ وبو میں ۶۴ سال گزار کر ۱۶؍جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ، مطابق ۱۸؍مارچ ۲۰۱۴ء بوقت فجر دہلی میں انتقال فرماگئے۔ إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون، إن للّٰہ ما أخذ ولہٗ ما أعطی وکل شیء عندہٗ بأجل مسمّی۔

حضرت مولانا محمد زبیر الحسنؒ کی ولادت ۱۰؍جمادی الاولیٰ ۱۳۶۹ھ، مطابق ۳۰؍مارچ ۱۹۵۰ء میں حضرت جی ثالث کے گھر میں ہوئی۔ آپ کے حفظ قرآن پاک کی بسم اللہ ۵؍جمادی الاولیٰ ۱۳۷۴ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۵۴ء ہفتہ کے دن میں رئیس الاولیاء حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ کے پاس رائے پور میں ہوئی۔ اس مجلس میں قطب عالم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب، مولانا اکرام الحسن صاحب، رئیس المبلغین مولانا محمد یوسف صاحب، حضرت جی ثالث مولانا محمد انعام الحسن صاحب اور مولانا محمد ہارون ومولانا محمد طلحہ صاحبان بھی موجود تھے۔ قرآن پاک کے حفظ کی تکمیل رائے پور ہی میں ہوئی۔

حفظ قرآن کے بعد فارسی وعربی کی تعلیم ہدایۃ النحو وکافیہ تک گھر پر مختلف اساتذہ سے حاصل کی۔ ۱۵؍شوال ۱۳۸۵ھ مطابق ۶؍فروری ۱۹۶۶ء میں مظاہر علوم میں داخل ہوئے، یہاں آپ نے شرح جامی اور شرح وقایہ سے اپنی تعلیم کا آغاز کیا۔ ۱۳۹۰ھ میں جامعہ مظاہر علوم سے فراغت پائی اور دہلی مرکز حضرت نظام الدین پہنچ کر اپنے والد ماجد حضرت مولانا انعام الحسن صاحب کی زیر تربیت رہتے ہوئے علمی ودعوتی مشاغل میں مصروف ومنہمک ہوئے اور سفر وحضر میں برابر اپنے والد ماجد کی نگاہ تربیت میں رہے۔

مولانا مرحوم اپنے دور کے کامیاب مدرس بھی تھے، چنانچہ انہوں نے مرکز تبلیغ کے تحت قائم مدرسہ کاشف العلوم میں مسلسل اور کامیاب طریقے سے تدریسی فرائض انجام دیئے۔ آپ نے کئی سال تک درجہ عربی ابتدائی میں حمد باری، پنج گنج، میزان الصرف، نور الایضاح اور درجہ وسطیٰ میں کنز الدقائق، الادب المفرد، ریاض الصالحین وغیرہ پڑھانے کے بعد فن حدیث میں مشکوٰۃ شریف، مسلم شریف پڑھائیں اور پھر ایک عرصہ تک بخاری کا درس دیا۔

۲۵؍شوال ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۵؍جنوری ۱۹۶۹ء بروز چہارشنبہ میں آپ کا نکاح مسعود حضرت مولانا الحاج حکیم محمد الیاس صاحب سہارنپوری کی صاحبزادی اور شیخ الحدیث نوراللہ مرقدہٗ کی نواسی طاہرہ خاتون سے عمل میں آیا۔

دعوت وتبلیغ کے سلسلہ کی سب سے پہلی تقریر آپ نے ۱۹؍رجب ۱۳۹۴ھ مطابق ۹؍اگست ۱۹۷۴ء میں دفتر مدرسہ قدیم کی مسجد میں کی۔اس تقریر میں آپ نے ۶ نمبر بیان کئے۔آپ کے والد حضرت مولانا انعام الحسنؒ بھی اس موقع پر مسجد میں موجود تھے۔تکمیل علوم کے بعد آپ حضرت شیخ الحدیث نوراللہ مرقدہٗ سے بیعت ہوئے اوران کے زیر ہدایت رہ کر ذکر وشغل میں مشغول رہے۔۳؍ربیع الاول ۱۳۹۸ھ مطابق ۱۰؍فروری ۱۹۷۸ء بروز جمعہ حضرت شیخ نے آپ کو اجازت وبیعت خلافت سے نوازا۔یہ اجازت وخلافت مسجد نبوی شریف مدینہ منورہ میں دی گئی تھی۔مولانا مرحوم کو حضرت مولانا محمد الیاس قدس سرہٗ کے سلسلے میں اپنے والد ماجد حضرت مولانا محمد انعام الحسن نوراللہ مرقدہٗ سے بھی اجازت بیعت وخلافت حاصل تھی۔

مولانا نوع بہ نوع خوبیوں اور عمدہ صفات کے حامل انسان تھے۔تواضع،انکساری،حلم،جودوسخا،للّٰہیت،خوف وخشیت،اللہ واسطے کی دوستی،اللہ واسطے کی دشمنی،بڑوں کا اکرام،چھوٹوں پر شفقت،دین کے سلسلے میں مسلسل محنت،شب بیداری آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔مولانا نے فراغت کے بعد دعوت و تبلیغ کے لئے بڑی محنت کی ہے۔

۱۹۹۵ء میں جب حضرت مولانا محمد زبیرالحسن کاندھلویؒ کے والد حضرت جی ثالث حضرت مولانا محمد انعام الحسن کاندھلویؒ کی وفات ہوئی تو امارت کا طریقہ کار ختم کر کے عالمی شوریٰ بنادی گئی،حضرت مولانا محمد زبیرالحسن کاندھلویؒ اسی شوریٰ کے امیر اور فیصل مقرر ہوئے،نیز آپ کے والد رائے ونڈ کے عالمی اجتماع کی دعا اور نکاح کی مجلس کا بیان فرمایا کرتے تھے،یہ ذمہ داری بھی ۱۹۹۵ء کے بعد سے آپ ہی نبھاتے رہے۔

آپ میں اپنے والد مرحوم کی خوبیاں اور خصوصیات بڑی حد تک رچ بس گئی تھیں،اپنے والد کی طرح تبلیغی اجتماعات ومرکز نظام الدین میں بہت کم بیان کرتے،لیکن شاید ہی کوئی اجتماع ان کی دعا کے بغیر مکمل ہوا ہو اور روزانہ مرکز نظام الدین سے جو سینکڑوں کی تعداد میں جماعتیں روانہ ہوتی ہیں،ان کی روانگی سے قبل حضرت کی مختصر مگر جامع نصیحت کے ساتھ دعا کا بھی معمول تھا،روزانہ وہی الفاظ اور وہی انداز،لیکن ہر روز ایک الگ اثر،ایک الگ کیفیت۔حضرت رحمہ اللہ کافی عظیم الجثہ تھے،اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں کہ کب سے وہیل چیئر پر تھے،آسانی سے نقل وحرکت از حد دشوار تھی،عمر بھی کافی ہوگئی تھی،لیکن ان سب کے باوجود مرکز کا مشورہ(جو روزانہ ٹھیک نو بجے بنگلہ والی مسجد میں شروع ہوتا ہے جس میں عالمی سطح کے امور طے کئے جاتے ہیں اور سال لگانے والوں کو مشورہ میں شرکت کی اجازت ہوتی ہے)کا کبھی ناغہ نہیں کیا،خادم کے ساتھ وہیل چیئر پر آتے،سر جھکا کر امور سنتے،شاید ہی کسی چیز پر اعتراض کیا ہو۔مرحوم ان لوگوں میں سے تھے جن کو اہل علم تقویٰ،اعزاء واقارب جلد بھولیں گے،نہ بھولنا گوارا کریں گے اور یہ کوئی معمولی بات نہیں۔

آپ رحمہ اللہ نے پسماندگان میں تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں اور بے شمار اہل تعلق واہل محبت چھوڑے ہیں۔

آپ کی نماز جنازہ اسی دن رات دس بجے مرکز نظام الدین میں حضرت مولانا محمد سعد کاندھلوی مدظلہ نے پڑھائی،بعدازاں اکابرین کے پہلو میں مرکز کے قریب آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

نماز جنازہ میں جمعیت علمائے ہند کے سیکریٹری جنرل مولانا سید محمود اسعد مدنی،دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم مولانا عبدالخالق سنبھلی،مظاہر علوم سہارنپور کے ناظم مولانا محمد شاہد سہارنپوری،تبلیغی مرکز نظام الدین کے اکابرین مولانا احمد لاٹ،مولانا ابراہیم بودلہ،مولانا اسماعیل گودھرا وغیرہ حضرات شریک ہوئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین،مبلغین اور کارکنانِ ختم نبوت آپ کی رحلت کو امت کا عظیم نقصان قرار دیتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت مولانا کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائیں،دارآخرت کی تمام سعادتیں نصیب فرمائیں اور آپ کی جملہ حسنات کو شرف قبولیت سے نوازیں۔

ادارہ ختم نبوت اپنے باتوفیق قارئین سے حضرت مولانا محمد زبیرالحسن کاندھلویؒ کے لئے ایصال ثواب اور دعواتِ صالحہ کی درخواست کرتا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

موجودہ سنگین مسائل کا حل صبر اور نماز

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ رئیس جامعہ دارالعلوم کراچی کے (۸؍فروری تا ۲۲؍مارچ ۲۰۱۳ء کے دورانیہ میں) جامع مسجد میں دیئے گئے چھ خطباتِ جمعہ کو "ماہنامہ البلاغ" کراچی نے شائع کیا ہے۔ ان خطبات کی اہمیت وافادیت کے پیشِ نظر انہیں ہفت روزہ کے قارئین کے استفادہ کے لئے بھی شاملِ اشاعت کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

خطاب: حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ
ضبط و ترتیب: محمد رضوان جیلانی

خطبہ مسنونہ:

الحمدللہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذباللہ من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا من یھدہ اللہ فلامضل لہ ومن یضللہ فلاھادی لہ ونشھدان لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ ونشھد ان سیدنا وسندنا ومولانامحمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین وسلم تسلیما کثیرا کثیرا اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم (یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا اسْتَعِینُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاۃِ إِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِینَ) (البقرۃ ۱۵۳)

بزرگانِ محترم اور برادرانِ عزیز! ہمارے شہر اور پورے پاکستان کا جو حال ہے اس کی وجہ سے ہم سب کے دل دُکھے ہوئے ہیں، ان حالات کی وجہ سے ہر مسلمان بے چین ہے اور صرف پاکستانی ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے مسلمان بے چین ہیں، کیونکہ عرب ممالک کے مسلمان، افریقہ کے سیاہ فام مسلمان، جاپان کے مسلمان، چائنا میں بسنے والے مسلمان اور دنیا بھر کے مسلمان پاکستان سے محبت کرتے ہیں اور ہر اُس بات سے بے چین ہوجاتے ہیں جو پاکستان کی بدنامی یا نقصان کا باعث ہو، اور وجہ وہی ہے کہ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے، اس کا وجود لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بنیاد پر ہوا ہے اور ہمیں یہ نعرے بزرگوں اور پاکستان بنانے والے لیڈروں نے دیئے تھے کہ پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ۔ گاندھی، نہرو اور کانگریس کے لیڈروں نے مسلمانوں کو دھوکہ دے کر یہ نعرہ دیا تھا کہ ہندو مسلم بھائی بھائی اور ہمارے قائدین نے ہمیں یہ سکھایا تھا اور یہ نعرہ دیا تھا کہ مسلم، مسلم بھائی بھائی۔ قرآن کریم کا نعرہ، قرآن کریم کا اصول اور سبق یہ ہے کہ:

"إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَۃٌ." (الحجرات:۱۰)

ترجمہ: "حقیقت تو یہ ہے کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔"

مسلمان کا کسی بھی رنگ اور نسل سے تعلق ہو، کسی بھی علاقے اور قبیلے کے رہنے والے ہوں، زبان ان کی کچھ بھی ہو دل چیر کے دیکھو گے تو سب کے دلوں میں ایک ہی کلمہ ہوگا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ:

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک
کیا بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

آج ہم انہی مصیبتوں میں مبتلا ہیں، اسلام نے ہمیں جوڑا تھا اور اتنی زبردست طاقت بنایا تھا کہ ہم پوری دنیا کے لئے ناقابل تسخیر تھے، اسی اسلامی اتحاد کی وجہ سے ہمارے بزرگوں اور اسلاف کے سامنے قیصر وکسریٰ کی طاقتیں ڈھیر ہوگئی تھیں، لیکن آج ہمیں فرقہ بندی، وطن پرستی، نسل پرستی، زبانوں اور علاقائی تقسیم نے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا ہے، دشمنوں کی سازشیں بھی اس میں شامل ہوئیں، ہمارا نفس بھی اس میں شامل ہوا، شیطان کی تدبیریں بھی اس میں شامل ہوئیں اور ہم اس نتیجے پر پہنچ گئے ہیں جو آج

سب کے سامنے ہے کہ حل سمجھ میں نہیں آرہا اور جو حل سمجھ میں آتے ہیں ان کے راستے میں ایسی رکاوٹیں ہیں کہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کب اور کیسے وہ رکاوٹیں دور ہوں گی۔ بہر حال جو کوششیں کی جارہی ہیں اور کی جاسکتی ہیں ان کو تو کرتے ہی رہنا چاہیے، اس لئے کہ ہم اس بات کے مکلف ہیں کہ صرف تقدیر پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھیں، بلکہ تدبیر، کوشش اور محنت بھی کریں۔ ایسے حالات میں جب آدمی کو کوئی راستہ نظر نہ آئے جیسے آج ہم اور آپ ہیں کہ کوئی راستہ نظر نہیں آرہا کہ ان مصیبتوں سے کس طرح نجات ملے گی تو سوائے اللہ کی طرف رجوع کرنے کے اور کوئی چارہ کار نہیں ہے وہی ہمارا ماویٰ اور ملجا ہے اَللّٰھُمَّ لَامَلْجَا وَلَامَنْجَامِنْکَ اِلَّااِلَیْکَ۔

علاماتِ قیامت:

یہ جو کچھ ہورہا ہے اللہ کے حکم کے بغیر تھوڑا ہی ہورہا ہے، سب کچھ اللہ ہی کے ارادے سے ہورہا ہے، ہمارے جو حالات کئی برس سے چل رہے ہیں سنگین حالات ہیں اور افسوس ناک ہی نہیں، شرمناک اور تشویشناک بھی ہیں ان حالات میں کمی نہیں ہورہی، اضافہ ہی ہورہا ہے اور جس طرح کے واقعات پیش آرہے ہیں یہ علاماتِ قیامت ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حالات بتا رکھے تھے کہ جب قیامت آنے والی ہوگی تو اس طرح کے واقعات پیش آئیں گے قتل وغارت گری کا بازار گرم ہوجائے گا قتل کرنے والے کو بھی پتہ نہیں چلے گا کہ کیوں قتل کیا، قتل ہونے والے کو بھی پتہ نہیں چلے گا کہ مجھے کیوں قتل کیا گیا، فحاشی اور عریانی کا دوردورہ ہوگا، جھوٹ اور فریب پھیلا ہوا ہوگا، آپس میں پھوٹ پڑی ہوئی ہوگی، آپس میں لڑائی جھگڑے روز مرہ کا معمول ہوں گے، ان علامتوں کی ایک طویل فہرست ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلائی ہیں اور یہ تو وہ علامتیں ہیں جو بڑی علامتوں سے پہلے ہیں، بڑی علامتوں کا آغاز امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے ہوگا، دجال نکلے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، کیونکہ ان کو زندہ اٹھالیا گیا تھا اور ان کو موت نہیں آئی تھی۔ یاجوج ماجوج کا ظہور ہوگا اور ان کا تقریباً پوری دنیا پر قبضہ ہوگا، وہ فساد پھیلائیں گے پھر ان سب کو موت آئے گی، پھر عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں امن وامان اور چین و سکون ہوگا، یاجوج ماجوج سے پہلے یہ واقعہ بھی ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے اور حدیث میں آتا ہے کہ "باب لد" پر قتل کریں گے، "لد" اس وقت اسرائیل کا بڑا ائیرپورٹ اور شہر ہے۔

کئی سال پہلے کی بات ہے میں اردن گیا ہوا تھا وہاں ایک شہر "اربد" ہے، بڑا اچھا چھوٹا سا شہر ہے، جو میزبان تھے وہ بھی فلسطین کے تھے وہاں کے حالات بتاتے رہتے تھے۔ اربد میں ہی ہمیں ایک دوست نے دعوت میں بلایا وہ خاص "لد" ہی کے رہنے والے تھے، انہوں نے بتایا کہ وہ تبلیغ کے سلسلے میں "لد" گئے تو دیکھا کہ وہاں یہودیوں نے بہت بڑا اور شاندار محل بنایا ہے اور اس محل کا نام رکھا ہے "قصرُ مَلِکِ السَّلامِ" یعنی یہ امن کے بادشاہ کا محل ہے اور یہودی اس کی تعظیم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہاں "ملک السلام" کا ظہور ہوگا دجال کو وہ ملک السلام کہتے ہیں۔ ان کو بھی معلوم ہے کہ وہ خبیث وہاں آنے والا ہے لیکن ان کو یہ معلوم نہیں کہ قتل بھی وہیں کیا جائے گا۔ یہ بڑی بڑی علامتیں ہیں جو امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے شروع ہوں گی اور امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے جو علامتیں حدیث میں آئی ہیں ان کی بہت طویل فہرست ہے وہ ساری ظاہر ہورہی ہیں کچھ نہیں پتہ کہ اب کس وقت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوجائے۔

فتنوں سے پناہ مانگیں:

بہر حال یہ وہ حالات ہیں جن سے ملت اسلامیہ دو چار ہے اور خاص طور سے پاکستان، افغانستان، عراق، فلسطین اور کشمیر ان حالات سے زیادہ دوچار ہیں اور ہمیں اپنے پاکستان کی پڑی ہوئی ہے۔ یہ حالات تو پیش آتے ہیں اور پیش آکر رہیں گے، تقدیر میں لکھے ہوئے ہیں اور دعاؤں سے بھی نہیں ہٹیں گے، لیکن ان واقعات کا نشانہ ہم بنیں اس کی دعا کریں کہ یااللہ ہم اس کا نشانہ نہ بنیں اس کی پناہ مانگیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا سکھلائی کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ اور اَللّٰھُمَّ اِنَّانَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ ، کہ یااللہ ہم دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے ہیں اور یہ کہ یا اللہ ہم فتنوں سے پناہ مانگتے ہیں ظاہری فتنوں سے بھی اور چھپے ہوئے فتنوں سے بھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں نہیں فرمایا کہ فتنے نہ آئیں، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بتادیا ہے کہ یہ فتنے آئیں گے، اس لئے یہ دعا کی کہ کس طرح طرح کے جو گناہ اور فتنے پھیلیں گے ان گناہوں اور فتنوں سے ہمیں اور ہماری آل اولاد کو بچالیجئے۔

ہم پاکستان اور مسلمانوں کے مستقبل سے مایوس نہیں ہیں:

لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں، بلکہ مجھ سے کیا تقریباً ہر ایک دوسرے سے پوچھتا ہے کہ کیا پاکستان میں پہلے بھی ایسا ہوا تھا؟ ہم کہتے ہیں کہ کبھی نہیں ہوا تھا۔ دوسرا سوال یہ پوچھتے ہیں کہ یہ حالات ٹھیک ہونے کی کوئی امید ہے؟ میں کہتا ہوں کہ پوری امید ہے۔ بہت سے لوگ مایوس ہوتے ہوں گے، لیکن الحمدللہ ہم پاکستان، مسلمان اور اس امت کے مستقبل سے مایوس نہیں ہیں، یہ امت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفاداری میں اپنا سب کچھ قربان کردینے کو سب سے بڑا فخر سمجھتے ہیں، ہم کتنے بھی گئے

گزرے اور گناہ گار ضرور ہیں، لیکن الحمدللہ دل میں ایمان ہے اور ہمیں تاجدار دو عالم سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی پر فخر ہے اور یہ ہماری سب سے بڑی دولت ہے اور یہ دولت ہمیں ہماری بداعمالیوں سے واپس لائے گی اور ہمیں اپنے گناہوں سے توبہ کی توفیق دے گی، بس دیر توبہ کی ہے کسی اور چیز کی نہیں ہے۔ جس دن ہم توبہ کرلیں گے ان شاء اللہ یہ سارے مسائل حل ہو جائیں گے، قرآن نے جگہ جگہ اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جو کچھ مسلمانوں پر اجتماعی نوعیت کی مصیبتیں آتی ہیں وہ ان کے کرتوتوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے آتی ہیں علاج کیا ہے؟ کہ واپس آجاؤ، لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ہم اس واسطے تکلیف پہنچاتے ہیں کہ لوگ توبہ کرلیں اور گناہوں سے باز آجائیں۔

اللہ رب العلمین ظالموں کو ظالموں پر مسلط کردیتے ہیں:

قرآن مجید نے یہ اصول بیان فرمایا ہے کہ اللہ رب العلمین ظالموں کو ظالموں پر مسلط کر دیتا ہے، لوگوں کو ان کے گناہوں سے واپس لانے اور چونکانے کا اللہ رب العلمین کا یہ بھی ایک طریقہ ہے:

"وَكَذٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا يَكْسِبُوْنَ" (الانعام:129)

ترجمہ: "اور اسی طرح ہم ظالموں کو ان کے کمائے ہوئے اعمال کی وجہ سے ایک دوسرے پر مسلط کردیتے ہیں۔"

جرائم پیشہ افراد کو ہم پر مسلط کردیا گیا ہے، جہاں آپ بہت سارے عوامل سن رہے ہیں، اخبارات میں دیکھ رہے ہیں کہ فلاں وجہ سے یوں ہوگیا فلاں وجہ سے یوں ہوگیا ہے، ٹھیک ہے وہ بھی ہیں لیکن ان کی جڑ یہاں ہے کہ جو کچھ ہورہا ہے وہ ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہورہا ہے ہم نے گناہوں میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رکھی کیونکہ ہمارے گناہ بھی کم نہیں ہیں۔

فتنوں سے بچنے کا تیر بہدف علاج:

ایسے مواقع کے لئے قرآن کریم نے جو ارشاد فرمایا ہے وہ ان فتنوں سے بچنے کا تیر بہدف علاج ہے، قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنی اے ایمان والو! اللہ رب العلمین کو اپنے ایمان والوں سے اتنی محبت ہے کہ جب ساری انسانیت سے خطاب کرنا مقصود ہوتا ہے تو فرماتے ہیں کہ "یاایھا الناس" اے لوگو! لیکن جب مسلمانوں سے خطاب ہوتا ہے تو فرماتے ہیں: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو! تم تو میرے ہو میں تمہارا ہوں، تم نے مجھ سے عہد کیا ہے، تم تو مجھ پر ایمان لائے ہو، اس ایمان کے کچھ تقاضے ہیں۔ ہم تمہیں دو باتیں بتادیتے ہیں ساری اجتماعی مصیبتیں دور ہو جائیں گی وہ کیا؟! اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ کیا عجیب وغریب کلام ہے اللہ رب العالمین کا کہ تمہیں جو مسائل، پریشانیاں اور بے چینیاں پیش آئیں اس میں دو کاموں سے مدد لو، ایک یہ کہ صبر کرو اور دوسرا یہ کہ نماز کا اہتمام کرو، فتنے آئیں گے لیکن دوسرے مبتلا ہوں گے صبر کرنے والے اور نماز کا اہتمام کرنے والے ان فتنوں سے بچے رہیں گے، جتنے نیک اعمال کریں گے اور گناہوں سے وہ بچتے رہیں گے اتنے ہی وہ فتنوں سے بھی بچے رہیں گے۔ جب صبر اور نماز کا اہتمام کریں گے تو پھر کیا ہوگا؟ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے، وہ تمہارے ساتھ ہو جائے گا، دنیا کی کوئی طاقت اللہ رب العالمین کے حکم کے خلاف ہل بھی نہیں سکتی۔

صبر کی حقیقت اور اس کی اقسام:

ہم لفظ صبر روز استعمال کرتے ہیں، مگر اس کی حقیقت کیا ہے؟ صبر کے لغوی معنی ہیں روکنا اور شریعت کی اصطلاح میں صبر کے معنی ہیں اپنے آپ کو من مانیوں سے روکنا۔ من مانیوں سے رکنے کا مطلب یہ ہے قرآن وسنت کے ذریعے جو حدود مقرر کردی گئی ہیں ان حدود سے تجاوز نہ کرو، اور علماء و فقہاء نے اس کی صبر علی المصائب، صبر عن المعصیة اور صبر علی الطاعات سے تفصیل کی ہے۔

صبر علی المصائب کا مطلب:

صبر علی المصائب کا مطلب یہ ہے کہ انسان مصیبت پر صبر کرے جزع فزع نہ کرے، چیخے چلائے نہیں، مثلاً خدانخواستہ کوئی مالی نقصان ہوگیا ہے یا کسی قریبی رشتہ دار یا دوست احباب میں سے کسی کی وفات ہوگئی ہے تو صبر سے کام لے زبان سے یہ شکوہ نہ کرے کہ یا اللہ آپ نے یہ کیوں کردیا، بعض لوگ ایسے مواقع پر یہ کہہ دیتے ہیں کہ ان مصیبتوں کے لئے بس ہم ہی رہ گئے دوسروں پر مصیبتیں نہیں آتیں، ہم پر ہی آتی ہیں، یہ بے صبری کی باتیں ہیں۔

زمانہ جاہلیت میں جب کسی کی موت ہوجاتی تھی تو یہ عام رواج تھا کہ بعض عورتیں چیخ چلا کر بین کرتی تھیں اور کپڑے پھاڑ لیتی تھیں، سر مونڈ لیتی تھیں اور گانے کے سے انداز میں اپنے غم کا اظہار کرتی تھیں، اس طرح نہ کریں احادیث میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے، یہ سب کام حرام اور ناجائز ہیں۔ سوگ منانے کی تین دن تک اجازت ہے، اس سے زائد سوگ منانے کی اجازت نہیں ہے، سوگ میں یہ ہے کہ خوشبو نہ لگائیں، اعلیٰ درجے کے کپڑے نہ پہنیں اور شرعی حدود میں رہتے ہوئے غم کا اظہار کریں۔

تو صبر کا مطلب یہ ہے کہ اپنے آپ کو ہر ایسے کام سے روکے جو شریعت کے خلاف ہو، جب کسی نے ظلم کیا ہے تو غصہ آئے گا، غم اور پریشانی بھی ہوگی لیکن انسان اس تکلیف سے بے چین اور بے تاب ہو

کراپنی شرعی حدود سے باہر نہ نکلے اوراپنے آپ کو قابو میں رکھے، اور اللہ کی شکایت نہ کرے، وہ رب الارباب ہے، ہمارا خالق و مالک ہے اور ہمارا ماویٰ و ملجا ہے اسی نے ہمیں پیدا کیا ہے وہ ہم سے اتنی محبت کرتا ہے کہ ماں باپ بھی اپنی اولاد سے اتنی محبت نہیں کرسکتے، وہ اپنی خوشی سے ہمیں تکلیف میں تھوڑا ہی ڈالتا ہے وہ ہمیں ہمارے گناہوں کی وجہ سے تنبیہ کرنے لئے جھنجھوڑتا ہے۔

اللہ ہی سے فریاد کریں

جب مصیبت آئے صبر سے کام لو یہ مطلب نہیں ہے کہ بچنے اوران کے علاج کی کوشش نہ کرو، جائز حدود میں ساری کوششیں کرو، اللہ سے فریاد کرو اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ، وَاِلَیْکَ الْمُشْتَکٰی، وَبِکَ الْمُسْتَغَاثُ، وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ، کہ یا اللہ آپ ہی کی ساری تعریفیں ہیں آپ نے اس وقت بھی ہم پر بہت ساری نعمتوں کی بارش کی ہوئی ہے لیکن جو تکلیفیں ہم پر آگئی ہیں وہ ہم سے برداشت نہیں ہو رہیں ہم آپ ہی سے شکایت کرتے ہیں اوراپنی تکلیفوں کا ذکر آپ ہی سے کرتے ہیں، ہمارے پاس سوائے آپ سے فریاد کرنے کے اور کچھ نہیں ہے، ہمیں آپ ہی سے فریاد رسی کی امید ہے، سوائے آپ کے کوئی طاقت فائدہ یا نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتی۔

صبر عن المعصیۃ کا مطلب:

اسی طرح گناہوں کو جی چاہتا ہے کہ فلاں کی غیبت کروں، فلاں پر بہتان لگاؤں، فلاں کا مذاق اڑاؤں، اپنے دشمن کے خلاف گالیاں سن لوں، گانے باجے سن لوں، فلاں کو ناحق ڈانٹ دوں، فلاں کو مار دوں، فلاں کو لوٹ لوں، ڈاکہ ڈال لوں، نامحرم کو دیکھ لوں یا چھولوں، بدکاری کرلوں، ان سب سے اپنے آپ کو روکنا بھی صبر ہے اور یہ گناہوں سے بچنے پر صبر ہے، آدمی بے روزگار ہے پیسے کی تنگی ہے بلاشبہ ایک مصیبت ہے، لیکن جائز طریقوں سے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرے اور حرام سے بچے۔انسان کا نفس گناہوں کا لالچ دلاتا ہے کہ فلاں گناہ کے کام میں لذت ہے اس گناہ کو کرلو، اس سے بچے۔

نفس، شیطان سے زیادہ خطرناک ہے۔ یہ نفس طرح طرح کے گناہوں پر آمادہ کرتا رہتا ہے، یہ نفس شیطان سے زیادہ خطرناک ہے شیطان کا معاملہ نسبتاً آسان ہے اس سے بچنا اتنا مشکل نہیں جتنا نفس سے بچنا مشکل ہے، وجہ یہ ہے کہ شیطان ہر وقت ہمارے ساتھ نہیں رہتا رمضان میں تو قید ہی کرلیا جاتا ہے اوراحادیث میں آتا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد نبوی میں اذان ہوتی تھی تو اذان کے ڈر سے شیطان کے اوپر اتنا خوف طاری ہوجایا کرتا تھا کہ وہ تیس میل تک بھاگ جاتا تھا، تاکہ اذان کی آواز نہ سنائی دے، لیکن نفس کسی وقت نہیں بھاگتا وہ ہر وقت ہمارے ساتھ ہے۔

مرزا غالب اردو کے مشہور شاعر ہیں اور شاعروں کے استاد سمجھے جاتے ہیں، لیکن شراب کے رسیا تھے، اللہ ان کو معاف فرمائے۔رمضان میں ان کا ایک شاگرد ان کو تلاش کرتا ہوا پھر رہا تھا، لیکن وہ چھپے ہوئے تھے، خیر تلاش کرکے پہنچا تو اندر کہیں کوٹھڑی میں بیٹھے تھے اور شراب کا دور چل رہا تھا، شاگرد نے کہا کہ عجیب بات ہے رمضان میں تو شیطان قید ہوجاتا ہے، کہا کہ صحیح کہتے ہو کہ قید ہوتا ہے لیکن وہ اسی کمرے میں قید ہوتا ہے۔

مطلب یہ کہ میں خود شیطان بن گیا ہوں شیطان نے سال بھر میں میری اتنی تربیت کردی ہے کہ اب اس کو مزید محنت کرنے کی ضرورت نہیں رہی، اب وہ سارے کام میرا نفس شیطان کی طرف سے کرتا ہے۔ ہے یہ ایک لطیفہ، لیکن حقیقت کی بات بھی یہی ہے نفس بہت خطرناک چیز ہے اوراس کو قابو میں رکھنا صبر ہے یہ قرآن حکیم کی ایک ایسی ہدایت ہے کہ اس پر میں اگر عمر بھر تقریر کرتا رہوں تو بھی مضمون ختم نہیں ہوگا۔

تو نفس اللہ اوراس کے رسول کے احکام کی خلاف ورزی پر آمادہ کررہا ہے تم اپنے نفس کو اس سے روکے رکھو یہ کام اگر ہم کرلیں، سب نہیں کریں گے جیسا کہ عام طور سے ہوتا ہے، لیکن ہر شخص اپنی فکر کرلے اوراپنی ذمہ داری پوری کرلے اوراپنے اعمال کو بھی ٹھیک کرلے اور جو لوگ اس کے زیر اثر ہیں اس کے بیوی بچے ہیں ان کو شرعی حدود میں رہتے ہوئے ٹھیک کرنے کی مقدور بھر کوشش کرے اور جن دوستوں، پڑوسیوں اور جاننے والوں کے بارے میں امید ہے کہ وہ اس کی بات کا کچھ اثر لے لیں گے ان تک بھی حکمت اور خیر خواہی کے ساتھ کلمہ خیر پہنچادے تو اپنی ذمہ داری پوری ہوجائے گی، اگر یہ بات ہمارے معاشرے میں پھیل گئی اور کثرت سے ہونے لگی تو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ فتنے ٹل جائیں گے اور کسی اور جگہ چلے جائیں گے ان شاء اللہ۔

غرض جس گناہ کا بھی تقاضا پیدا ہوتا ہے اس کی مخالفت کرے اپنے آپ کو گناہ میں مبتلا نہ ہونے دے، یہ صبر کا دوسرا طریقہ اور دوسری قسم ہے اس کو صبر عن المعصیۃ کہتے ہیں کہ کسی گناہ کا تقاضا دل میں پیدا ہو تو اپنے آپ کو روک لے۔

صبر علی الطاعۃ کا مطلب:

صبر کا تیسرا طریقہ صبر علی الطاعۃ ہے، یعنی فرائض وواجبات کی ادائیگی کے لئے اپنے نفس کو قابو میں رکھنا، صبح کو اٹھنے کو جی نہیں چاہ رہا کہ نیند پوری نہیں ہوئی یا سردی ہے، لیکن اللہ کا منادی پکار رہا ہے کہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ تو حکم یہ ہے کہ صبر کرو اور اپنے نفس کو مجبور کرو کہ اٹھو اور نماز کو جاؤ، لیکن نفس کہتا ہے کہ تھوڑی دیر کے بعد اٹھ جائیں گے جماعت سے

نہ سہی اکیلے ہی پڑھ لیں گے پھر ضمیر کہتا ہے کہ تم نے جماعت تو چھوڑ دی، لیکن کہیں نماز قضا نہ کر دینا، تو نفس کہتا ہے کہ چلو نماز قضا کرلو بعد میں پڑھ لینا، یہ سب کچھ نفس کے بہکاوے ہیں تو طاعات پر صبر کرنا صبر علی الطاعۃ ہے۔

پورے دین کا خلاصہ ادائے حقوق اور حفظ حدود:

حکیم الامت حضرت تھانویؒ کا ایک ملفوظ ہے اور یاد رکھنے کے قابل ہے کہ پورے دین کا خلاصہ دو چیزیں ہیں ادائے حقوق اور حفظ حدود، یعنی حقوق کو ادا کرنا اور حدود کے اندر رہنا، اللہ کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں اور بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں۔ اللہ کے حقوق کیا ہیں؟ عقائد ہیں، ایمان ہے، اللہ کا ذکر، تلاوت، نمازیں اور ہر طرح کی عبادتیں یہ سب اللہ کے حقوق ہیں اور بندوں کے حقوق حقوق العباد ہیں کہ بیوی بچوں کے حقوق ہیں، رشتہ داروں کے حقوق ہیں، ملنے جلنے والوں کے حقوق ہیں، پڑوسیوں کے حقوق ہیں ان کے حقوق کو ادا کیا جائے اور حقوق کی ادائیگی میں اپنے آپ کو قابو میں رکھا جائے اور آزاد نہ ہونے دیا جائے کہ جو چاہیں کرلیں، ہر وقت یہ نظر رہے کہ ہم نے اپنے ان اہل حق کے حقوق ادا کیے ہیں یا نہیں کیے، ہم نے ماں باپ کے حقوق ادا کیے ہیں یا نہیں کیے، بیوی بچوں کے حقوق ادا کیے ہیں یا نہیں کیے، بہن بھائیوں، رشتہ داروں کے حقوق ادا کیے ہیں یا نہیں کیے، ہم جن کی ملازمت کرتے ہیں ان کے حقوق ادا کیے ہیں یا نہیں کیے، جو ہماری ملازمت کرتے ہیں ہم نے ان کے حقوق ادا کیے ہیں یا نہیں کیے، جو ہمارے پڑوسی ہیں ان کے حقوق ادا کیے ہیں یا نہیں کیے، اس کا جائزہ لیں اور اس بارے میں اپنے آپ کو قابو میں رکھیں، بعض لوگ ماں باپ کی تعظیم اور ان کی خدمت میں اتنے زیادہ منہمک ہوجاتے ہیں کہ بیوی بچوں کے حقوق پامال ہونے لگتے ہیں یہ بھی جائز نہیں اور بعض لوگ بیوی بچوں کے حقوق کی ادائیگی میں اتنے لگ جاتے ہیں کہ ماں باپ کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی ہونے لگتی ہے یہ بھی سخت خطرناک بات ہے، انسان کو بین بین رہنا چاہیے، نہ ادھر نہ اُدھر، بیوی بچوں کے حقوق اپنی جگہ پر، ماں باپ کے حقوق اپنی جگہ پر، رشتہ داروں کے حقوق اپنی جگہ پر، پڑوسیوں کے حقوق اپنی جگہ پر، ماتحتوں کے حقوق اپنی جگہ پر، افسروں کے حقوق اپنی جگہ پر۔

قرآن مجید کی نظر میں حقوق کی اہمیت:

قرآن مجید میں حقوق کی اتنی اہمیت ہے کہ اگر کوئی آپ کے پاس عارضی طور پر ہے، کھڑا ہوا ہے یا بیٹھا ہوا ہے جس کو قرآن نے الصاحب بالجنب کہا ہے جیسے آپ بیٹھے ہیں آپ کے دائیں بھی ایک آدمی ہے، بائیں بھی ایک آدمی ہے یا پاس میں آپ بیٹھے ہیں اس میں بھی آپ کے دائیں یا بائیں کوئی آدمی ہوتا ہے یا ریل میں یا ہوائی جہاز میں کوئی عارضی طور پر آپ کا ساتھی بنا ہے اس کا بھی حق ہے کہ آپ اس کے ساتھ کوئی ایسا معاملہ نہ کریں جس سے اس کو ایذا پہنچے، آپ کے کپڑوں میں اگر بدبو ہوگی تو اس کو تکلیف پہنچے گی، آپ اس طرح نہ بیٹھیں کہ اس کو جگہ کی تنگی ہوجائے کوئی کام ایسا نہ کریں جس سے اس کو ناگواری ہو۔ اسی طرح آپ تاجر ہیں اور کوئی خریدار آپ کے پاس آتا ہے تو گاہک کا آپ کے اوپر حق ہے کہ آپ اس کے ساتھ دیانت داری کے ساتھ معاملہ کریں، آپ نے جس چیز کے پیسے لئے ہیں اس کو وہ چیز دیں اور پوری دیں اور خریدار کے اوپر آپ کا یہ حق ہے کہ اس نے جو مال لیا ہے اس کے پیسے پورے کے پورے دے اور اس میں کوتاہی نہ کرے۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کی حفاظت کرے ان کی بنیادی ضرورتوں کے انتظامات کرے، امن وامان قائم کرے، قانون کی بالادستی قائم کرے اور ان کی راحت وآرام کے جو کچھ منصوبے ہوسکتے ہیں وہ کرے، یہ عوام کے حکمرانوں پر حقوق ہیں اور عوام پر حکمرانوں کے حقوق یہ ہیں کہ وہ جو جائز اور اچھے معاملات کر رہے ہیں ان میں ان کے ساتھ تعاون کریں۔ غرض یہ کہ پورے دین کا خلاصہ حقوق کی ادائیگی اور حدود کی حفاظت ہے۔ (جاری ہے)

قادیانیت سے متعلق آئینی ترامیم کے خلاف منصوبہ کامیاب نہیں ہونے دیں گے: مولانا اللہ وسایا

چیچہ وطنی ..... مذہبی آزادی کا راگ الاپنے والی سامراجی طاقتیں قادیانیوں کو سپورٹ کرکے امت مسلمہ کے دینی معاملات میں مداخلت کر رہی ہیں۔ قادیانیت کے متعلق آئینی ترامیم کو ختم کرنے کا منصوبہ کسی صورت کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے مورخہ 21 مارچ کو جامع مسجد چک L-12-39 میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اجتماع میں مولانا ریاض احمد، مولانا عبدالحکیم نعمانی، محمد آصف لطیف رائے محمد عامر لطیف اور محمد ساجد سمیت مذہبی وسماجی شخصیات شریک تھیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ایجنٹوں کے خبث باطن کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں تحفظ ختم نبوت کے مقدس مشن کو فروغ دینا ہوگا اور قادیانیوں کی پشت پناہی کرنے والوں کو بے نقاب کرنا ہوگا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملک سے سودی نظام کو ختم کیا جائے۔ سول اور فوج کے کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔ علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد کوثر لاری اڈہ میں مغرب کی نماز کے بعد ''ختم نبوت کنونشن'' منعقد ہوا۔ صدارت پیر جی عبدالحفیظ رائے پوری نے کی، جس میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالحکیم نعمانی، حافظ حبیب اللہ گجر، پیر جی عتیق الرحمن، مولانا احمد ہاشمی، پیر جی عزیز الرحمن ہزاروی، مفتی محمد یاسر بشیر جالندھری، مولانا محمد عمران بھٹی نے شرکت وخطاب کیا۔ قبل ازیں مولانا اللہ وسایا نے جامعۃ السراج میں مفتی ظفر اقبال کے ہاں حاضری دی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم قاری زاہد اقبال کے ہاں ان کے گھر میں تیمارداری کی اور ڈھیروں دعاؤں سے نوازا۔

یارِ غار

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی محبت رسول ﷺ

عبداللطیف طاہر

صدیقؓ یارِ غار کی قسمت تو دیکھئے
پہلو میں آج تک ہیں پیمبر ﷺ لئے ہوئے

امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی عبداللہ تھا۔ ابوبکر کنیت جبکہ صدیق لقب تھا۔ آپؓ نہایت نیک فطرت، رحم دل، پرہیزگار، پڑھے لکھے، علم انساب کے ماہر اور فصاحت و بلاغت میں کمال رکھتے تھے۔ شعر و شاعری کا بھی عمدہ ذوق تھا۔ قبول اسلام سے قبل بھی شراب نوشی، سودی کاروبار اور جوئے جیسی بُرائیوں سے کوسوں دور تھے۔ آپ کا پیشہ کپڑے کی تجارت تھا۔

حضرت صدیق اکبرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں صرف ڈھائی سال چھوٹے تھے۔ ہم مزاج ہونے کی وجہ سے بچپن ہی سے دونوں کے درمیان محبت اور دوستی کا رشتہ قائم تھا۔ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان فرمایا تو مردوں میں سب سے پہلے آپ مشرف بہ اسلام ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق فرمائی۔

قبول اسلام کے بعد آپؓ نے دعوت و تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا اور اپنے خاص دوستوں کو دین اسلام اختیار کرنے کی دعوت دی۔ آپؓ کی کوششوں سے چند سربرآوردہ لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوگئے۔

اسلام کے ابتدائی دور میں کفار مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کی شدید مخالفت کی اور ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ دیئے۔ ان روح فرسا مصائب و آلام اور عداوت کا سلسلہ تیرہ برس تک جاری رہا۔ ایسی بے بسی کی زندگی میں حضرت ابوبکر صدیقؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق و مشیر اور دست و بازو بنے رہے اور اسلام کی راہ میں تمام پریشانیوں اور تکالیف کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ سے مدینہ شریف ہجرت کا حکم ہوا تو آپ نے اپنی رفاقت کے لئے سیدنا ابوبکرؓ کا انتخاب فرمایا اس سعادت کے حصول پر خوشی سے نہال ہوگئے مولانا کلیم اللہ قاسمی لکھتے ہیں:

”اس سفر ہجرت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیقؓ کو اپنی رفاقت کے لئے منتخب اور مخصوص کرکے یہ بات ظاہر فرمادی کہ ان کے اخلاص و محبت پر آپ کو کامل ترین اعتماد تھا۔ کیونکہ وہ سب سے زیادہ عقل مند اور مدبر تھے اور اس خطرناک سفر میں ایسے ہی رفیق کی ضرورت تھی جو ان تمام اوصاف و کمالات کا حامل ہو۔“ (ندائے شاہی مراد آباد نعت نمبر ص: ۵۸۰)

سفر ہجرت کے لئے حضرت صدیق اکبرؓ نے دو اونٹنیاں پال رکھی تھیں، ان میں سے ایک فربہ اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیمتاً دینے کی شرط پر قبول فرمائی اور زادِ راہ ساتھ لیا اور چل دیئے۔ اس سفر میں آپؓ کو کئی اندیشوں اور پریشانیوں نے گھیر رکھا تھا کہ مبادا کہیں اعدائے اسلام کو خبر ہوجائے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نقصان پہنچائیں، انہی خدشات اور فکر میں آپ کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے چلتے، کبھی پیچھے پیچھے چلتے۔ غار ثور کے قریب جاکر آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھوں پر سوار کرلیا تاکہ آپ کے قدم مبارک کے نشانات دشمنوں کی آنکھوں سے اوجھل ہوجائیں۔

دوش پر بارِ نبوت، پاؤں میں لغزش نہیں
مرحبا ہجرت کی شب یہ سو کمالوں کا کمال

غار کے دہانے پر پہنچ کر سیدنا صدیق اکبرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: ”یارسول اللہ! آپ باہر ٹھہریئے، پہلے میں غار میں داخل ہوتا ہوں۔ اگر کوئی سانپ یا مضر جانور ہو تو وہ مجھے نقصان پہنچائے آپ کو نہ پہنچائے۔“

چنانچہ آپ نے غار کو اندر سے صاف کیا، جو سوراخ تھے ان میں اپنا کپڑا پھاڑ کر ٹھونس دیا، پھر بھی ایک سوراخ رہ گیا، اس میں اپنے پاؤں کی ایڑھی رکھ دی اور محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر تشریف لانے کی درخواست کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکر آپؓ کی گود میں سر مبارک رکھ کر آرام فرمانے لگے، اسی اثنا میں سیدنا صدیق اکبرؓ کی ایڑھی پر سانپ نے ڈس لیا، آپؓ نے جنبش تک نہ کی تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام میں خلل نہ آئے مگر شدت تکلیف سے آپ کی آنکھ سے آنسو بہہ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر گرا تو آپ نے پوچھا: ابوبکرؓ! کیا ہوا؟ حضرت صدیق اکبرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! سانپ

نے ڈس لیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن متاثرہ جگہ پر لگایا تو تکلیف جاتی رہی۔

لعاب دہن احمد ﷺ پیر میں صدیق اکبرؓ کے
نہ دیکھا ہے نہ دیکھیں گے بشر ایسا مقدر میں

مشرکین مکہ کو جب معلوم ہوا کہ پیغمبر اسلام اور ابوبکر رات کے اندھیرے میں یہاں سے نکل گئے ہیں تو ان کے سینوں پر سانپ لوٹنے لگا اور آتش انتقام میں دونوں کو تلاش کرنے شہر سے نکل کھڑے ہوئے، کچھ سرداران قریش نے ان کی گرفتاری پر انعام بھی رکھا جس کے لالچ میں کچھ سوار تلاش کرتے کرتے غار ثور کے منہ تک پہنچ گئے۔ اللہ جل شانہ کے حکم پر مکڑی نے غار کے دہانے پر جال بن دیا اور کبوتر کے جوڑے نے انڈے دے دیئے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ دشمنوں کو اپنے بالکل قریب پاکر پریشان ہوگئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر یہ لوگ اپنے پاؤں کی طرف دیکھیں تو ہم پر ان کی نظر پڑ سکتی ہے۔ اس موقع پر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو تسلی دی اور فرمایا: ''لا تحزن، ان اللّٰہ معنا''... خوف نہ کیجئے اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہیں...

کہا حضرت نے لا تحزن ہمارے ساتھ ہے اللہ
سکینہ بن کے اترے لفظ الفاظ پیمبر ﷺ میں
بڑھا رتبہ بڑھی ہے شان ان اللّٰہ معنا سے
معیت ان کو بھی حاصل ہوئی رنگ پیمبر ﷺ سے

غزوۂ موتہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان جہاد کے لئے فنڈ جمع کرنے کا اعلان فرمایا، تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا نصف اثاثہ حاضر خدمت کردیا، مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا تمام مال و متاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈھیر کردیا، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا:

''ابوبکر! گھر والوں کے لئے بھی کچھ چھوڑ آئے؟''

آپؓ نے عرض کیا کہ گھر والوں کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کافی ہے۔

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیقؓ کے لئے ہے خدا کا رسولؐ بس

☆☆..........☆☆

عجب ایثار تھا، ایثار بھی صدیق اکبرؓ کا
خدا راضی رہے تنکا نہ چھوڑا اپنے گھر بھر میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رفیق خاص اور جاں نثار حضرت ابوبکر صدیقؓ کی محبت و اخلاص کے بارے میں ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

''ابوبکرؓ! اپنی صحبت، مالی قربانی اور محبت کے لحاظ سے میرے سب سے بڑے محسن ہیں، اگر میں خدا کے سوا کسی کو اپنا دوست بنا سکتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اخوت اور محبت (ذاتی دوستی سے) افضل ہے۔'' (بخاری ۱/۵۱۶، مسلم ۲/۲۷۴)

امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب، منکرین ختم نبوت، منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کے واقعات سے تاریخ اسلام بھری پڑی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ جس طرح آپؓ نے دین اسلام کے خلاف فتنوں کا تعاقب کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ ناموس رسالت کی حفاظت اور آپ کی ذات اقدس کا دفاع کیا ہے، ہمیں بھی اس کی اتباع کرتے ہوئے ان نقوش پا پر گامزن رہنا چاہئے۔

☆☆..........☆☆

حضرت مولانا محمد رب نواز جلال پوریؒ انتقال فرماگئے

انا للہ و انا الیہ راجعون

کوٹری (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے خلیفہ مجاز، مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کے برادر کبیر حضرت مولانا محمد رب نواز جلال پوری، کیم اپریل ۲۰۱۴ء بروز پیر کوٹری میں انتقال فرماگئے۔ ان کی نماز جنازہ دوسرے روز بعد نماز ظہر شیخ الحدیث والتفسیر مولانا منظور احمد نعمانی نے جامع مسجد و مدرسہ عربیہ خاتم النبیین کوٹری میں پڑھائی۔ دوسری نماز جنازہ لندن سے آنے پر آپ کے صاحبزادے مولانا مفتی سہیل احمد نے اپنے بھائیوں و دیگر حضرات کے ساتھ ادا کی۔ مولاناؒ کی تدفین آپ کے قائم کردہ مدرسہ عربیہ خاتم النبیین کے گوشہ میں کی گئی۔ حضرتؒ کو اللہ تعالیٰ نے تقریباً ۸۰ سال کی طویل عمر عطا فرمائی۔ آپ نے ۱۹۵۷ء میں جامعہ مخزن العلوم خان پور سے فراغت کے بعد جامع مسجد رحمانیہ حیدرآباد لطیف آباد نمبر ۵ میں امامت و خطابت سے اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا۔ آپ نے سائٹ ایریا ٹھٹھہ روڈ کوٹری میں مدرسہ عربیہ خاتم النبیین قائم کیا، جہاں حفظ و ناظرہ کے ساتھ ساتھ درس نظامی کی ابتدائی کتب اور عصری تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی، نائب امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا امداد اللہ (بنوری ٹاؤن) مولانا محمد عاصم زکی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اعجاز مصطفی، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد، مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی، مولانا محمد طیب لدھیانوی، محمد وسیم غزالی، قاری فیض اللہ چترالی، محمد انور رانا، مولانا قاری عبدالرشید، مفتی محمد نعیم اور سید انوار الحسن و دیگر علماء کرام نے حضرت کے صاحبزادگان سے دلی تعزیت کی۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۳ اپریل ۲۰۱۴ء)

سہ ماہی تحفظ ختم نبوت سیمینار

کراچی...(رپورٹ: مولانا محمد قاسم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام سہ ماہی تحفظ ختم نبوت سیمینار ۲۸/ جمادی الاولی، ۳۰/ مارچ ۲۰۱۴ء بروز اتوار صبح ۱۱ بجے گل بہار لان، بہادر آباد میں منعقد ہوا، جس کی صدارت حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفی (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی) فرمارہے تھے، جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مفتی اظفر اقبال نے سرانجام دیے۔

تلاوت کلام پاک کی سعادت حافظ عاصم نے حاصل کی۔ تلاوت کے بعد مفتی اظفر اقبال نے اپنی تمہیدی گفتگو میں توہین رسالت کے مسئلے پر روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا کہ گزشتہ دنوں ساون مسیح نامی گستاخ رسول کو عدالت نے سزائے موت کا فیصلہ سنایا ہے اور اس کے خلاف احتجاج کرنے والی سیاسی جماعتیں گستاخانِ رسول کی پشت پناہی کررہی ہیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی سخت احتجاج کیا کہ پچھلے دنوں فیصل آباد میں ایک بین المذاہب ہم آہنگی سیمینار میں قادیانی خاتون کو مسلمانوں کی نمائندہ کی حیثیت سے بلایا گیا تھا یہ حرکت قابل مذمت ہے۔ کیا اتنے بڑے شہر میں علماء کرام موجود نہیں تھے جو مسلمانوں کی نمائندگی کرسکتے؟ حکومت ایسے اقدامات کا سخت نوٹس لے ورنہ مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل ہونے سے روکنا مشکل ہوجائے گا۔

مہمان خصوصی مفتی شفیق احمد بستوی (مہتمم وشیخ الحدیث خدیجۃ الکبریٰ للبنات) نے مجمع سے مفصل خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی اتنے متضاد ہیں کہ فیصلہ کرنا مشکل ہوجاتا ہے کہ اس کی عقل بھی سلامت تھی یا نہیں، کبھی یہ خود کو مریم کہتا ہے اور کبھی عیسیٰ، اس کو خود نہیں معلوم کہ میں مذکر ہوں یا مونث۔ مرزا کی یہ جسارت بھی ملاحظہ کیجئے کہ ایک جگہ لکھتا ہے کہ قرآن میں جہاں ''محمد رسول اللہ'' (سورۂ فتح) آیا ہے، وہاں میں مراد ہوں ہوں۔ (حمامۃ البشریٰ درروحانی خزائن) انہی عقائد کی بناپر علماء امت نے متفقہ طور پر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا اور ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جبکہ ۱۹۸۴ء میں حکومت وقت نے ''امتناع قادیانیت آرڈی نینس'' جاری کرکے ان پر شعائر اسلام استعمال کرنے کی پابندی لگادی، کیونکہ قادیانی شعائر اسلام استعمال کر کے خود کو مسلمان ظاہر کرتے اور دھوکا دیتے تھے۔

علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ جیسا محدث العصر انسان، جس کے پاس ایک لمحہ کی فرصت نہ ہوتی تھی، لیکن جب بہاولپور میں ایک مقدمہ کے سلسلہ میں آپ کو بلایا گیا تو فوراً روانہ ہوگئے اور دلائل و براہین سے قادیانی وکلا کے دانت کھٹے کردیے۔

مفتی سلمان یاسین مدظلہ (استاذ جامعہ معہد الخلیل الاسلامی، بہادر آباد) نے اپنے خطاب میں قادیانی مصنوعات خصوصاً شیزان کے بائیکاٹ کی ترغیب دی۔ انہوں نے کہا کہ تمام قادیانی کمپنیاں اور ادارے خصوصاً شیزان کمپنی اپنی آمدنی کا دس فیصد منافع قادیانیت کی تبلیغ وتشہیر اور تحفظ پر خرچ کرتے ہیں۔ اگر کوئی مسلمان ان کی مصنوعات خریدتا ہے تو وہ قادیانیت کی تبلیغ میں مدد کرتا ہے اور مسلمانوں کو مرتد بنانے میں اس کا حصہ بھی شامل ہوجاتا ہے۔ بسااوقات یہ کمپنیاں اس سے بھی بڑھ کر اپنا منافع قادیانیت کی تبلیغ پر خرچ کرتی ہیں۔ شیزان کے مالک چوہدری شاہنواز آنجہانی نے قرآن کریم کا تحریف شدہ قادیانی ترجمہ روسی زبان میں شائع کروایا اور اس کی اولاد نے یہی تعاون جاپانی زبان میں شائع کروا کے کیا۔ اس تحریک شدہ ترجمہ قادیانی میں عقیدۂ ختم نبوت کا انکار کیا گیا ہے۔ قادیانیوں کا سالانہ جلسہ جو لندن میں ہوتا ہے، اس کے انعقاد کے لئے شیزان کروڑوں روپے فنڈ جمع کرواتی ہے ان تمام باتوں کے ثبوت موجود ہیں۔ چنانچہ ان کا بائیکاٹ کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ شیزان کے علاوہ کراچی میں چند مشہور قادیانی ادارے: OCS کوریئر سروس، الرحیم جیولرز (حیدری وکلفٹن برانچ)، روبی ٹریولز کینٹ اسٹیشن ہیں۔ ان تمام اداروں کا مکمل بائیکاٹ کیجئے۔

حضرت مولانا مفتی خالد محمود (نائب مدیر اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ) نے اپنے خطاب میں کہا کہ بعض ذہنوں میں یہ شبہ آتا ہے کہ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلوائے جانے کے بعد اب یہ مسئلہ حل ہوچکا ہے، لہٰذا اب اس کام کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی جانی چاہئے۔ اس شبہ کا جواب محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ نے ''بینات'' کے اداریے میں لکھا تھا کہ اب تحفظ ختم نبوت کے کام کی اہمیت پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے، کیونکہ پہلے ہمارا دشمن سامنے تھا اور اس کی سرگرمیاں ظاہر تھیں مگر اب وہ زیر زمین چلا گیا ہے اور اس کی ارتدادی سرگرمیاں چھپ چھپا کے ہورہی ہیں۔ لہٰذا امت مسلمہ کی اس فتنہ سے حفاظت کرنا پہلے سے کہیں زیادہ اہمیت اختیار کرچکا ہے۔ اس قانون کے دشمن، سامراجی طاقتیں اس کو ختم کرنے کی کوشش کریں گی اور کررہی ہیں، ہمارا کام اس کی حفاظت کرنا اور امت مسلمہ میں اس کی اہمیت اجاگر کرنا ہے۔ حضرت مولانا مفتی سعید احمد اوکاڑوی (خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد یحییٰ مدنیؒ) کی دعا پر یہ سیمینار اختتام پذیر ہوا۔ ☆☆

''صوفی اسلام'' کا غلغلہ اور قادیانیت کی سرپرستی

مولانا زاہد الراشدی

۲؍ مارچ کو لاہور کی مختلف تقریبات میں حاضری کا موقع ملا۔ مخدوم و محترم حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود دامت برکاتہم نے شاہدرہ میں امامیہ کالونی کے قریب جامعہ اسلامیہ ملیہ کے عنوان سے ایک علمی و فکری مرکز قائم کر رکھا ہے، وہ جب پاکستان تشریف لاتے ہیں تو یہ ادارہ ان کی علمی و فکری سرگرمیوں کا مرکز ہوتا ہے۔

قرآن کریم اور دیگر علوم دینیہ کی تعلیم و تدریس کے ساتھ ساتھ حضرت علامہ صاحب کے خصوصی علمی، تحقیقی اور فکری ذوق کے لحاظ سے پروگرام ہوتے رہتے ہیں اور ان کا عنوان بھی منفرد ہوتا ہے۔ گزشتہ سال حضرت مجدد الف ثانیؒ کی شخصیت و کردار کے بارے میں سالانہ تقریب ہوئی، جبکہ اس سال سالانہ تقریب میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی شخصیت کو عنوان بنایا گیا۔ حضرت علامہ صاحب اور شیخ العلماء حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی زید مجدہم کے علاوہ متعدد سرکردہ علماء کرام نے بھی خطاب کیا جبکہ جامعہ میں قرآن کریم حفظ مکمل کرنے والے ۹ حفاظ کی دستار بندی کی گئی۔ اس تقریب میں دستار بندی کی سعادت میں شریک ہونے اور کچھ معروضات پیش کرنے کا موقع ملا، میں نے بطور خاص یہ گزارش کی کہ آج کے دور میں جس طرح ''صوفی اسلام'' کے ٹائٹل کے ساتھ شریعت اسلامیہ کی اہمیت کو کم کرنے اور مسلمانوں کی توجہ شریعت کے احکام و قوانین سے ہٹانے کی عالمی سطح پر کوشش کی جاری ہے، اس کے پیش نظر اس قسم کی محافل اور حضرات صوفیائے کرام کا تذکرہ وقت کی اہم ضرورت ہے، جس کی طرف سب کو توجہ دینی چاہیے۔

صوفیائے کرام کے بارے میں یہ تاثر عام کیا جا رہا ہے کہ چونکہ وہ صرف فرد و ذات کو اپنی محنت کا ہدف بناتے ہیں، اس لئے انہیں سوسائٹی کے عمومی ماحول اور اجتماعیت سے کوئی سروکار نہیں ہوتا وہ سوسائٹی سے الگ تھلگ اور بے پروا ہو کر گوشہ نشینی اختیار کر لیتے ہیں اور اسی وجہ سے مغرب کے اہل دانش اس بات کے لئے کوشاں ہیں کہ ''صوفی اسلام'' کو فروغ دیا جائے لیکن یہ بات قطعی طور پر غلط ہے اور اس کے ازالے کے لئے منظم محنت کی ضرورت ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو دیکھا جائے تو ان کا یہ کردار سب کے سامنے ہے کہ انہوں نے لاکھوں افراد کی قلبی و روحانی اصلاح کے ساتھ ساتھ اصلاح معاشرہ کے لئے مسلسل محنت کی۔ ان کا عمومی درس لوگوں کے عقائد و اخلاق کی اصلاح کے علاوہ معاشرے کی رسوم و بدعات کے رد اور حکمرانوں کے مظالم پر تنبیہ کے امور پر بھی مشتمل ہوتا تھا، وہ ظلم و جبر کے خلاف آواز بلند کرتے تھے، حتیٰ کہ ایک موقع پر بغداد میں ایک ظالم شخص کو قاضی مقرر کیا گیا تو حضرت شیخ نے اپنے درس میں اس پر سخت احتجاج کیا، جس پر خلیفۂ وقت نے اس قاضی کو تبدیل کر دیا، اس لئے یہ کہنا درست نہیں کہ صوفیائے کرام سوسائٹی کے اجتماعی ماحول اور معاملات سے لاتعلق ہوتے ہیں اور صرف فرد و ذات کے دائرے میں بند رہتے ہیں۔ البتہ یہ بات درست ہے کہ حضرات صوفیائے کرام اقتدار کے معاملات میں فریق نہیں بنتے ہیں اور حکمرانی کی کشمکش سے دور رہتے ہیں، جس سے یہ مغالطہ پیدا کیا گیا کہ وہ امت کے اجتماعی مسائل سے بے نیاز ہوتے ہیں۔ یہ بات تاریخی حقیقت ہے کہ اصلاح اور احتساب کے شعبوں میں حضرات صوفیائے کرام کا کردار ہمیشہ نمایاں رہا ہے۔ وہ معاشرے کے سب سے بڑے مصلح اور محتسب ہوتے ہیں اور ان کا یہ کردار ہمیشہ موثر اور ثمر آور رہا ہے۔

مغرب کی نماز کے بعد رائے ونڈ پر بھوبتیاں کے مقام پر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے زیر اہتمام ''تحفظ ختم نبوت کانفرنس'' کا انعقاد ہوا، جس میں مولانا قاری محمد رفیق وجھوی اور دارالہدیٰ ماڈل ٹاؤن مولانا حافظ محمد رفیق کے ہمراہ حاضری دی۔ اس موقع پر قادیانیوں کے ایک سابق مربی جناب نذیر احمد نے جو کم و بیش دس سال تک قادیانیت کی تبلیغ کا کام کرتے رہے ہیں، اپنے قبول اسلام کا واقعہ سنایا اور قادیانیوں کو دعوت دی کہ وہ حقیقت حال کو سمجھنے کی کوشش کریں اور باطل عقائد سے توبہ کر کے دامن اسلام میں پناہ لیں۔

عشاء کے بعد مسلم ٹاؤن میں مجلس احرار کی سالانہ ''شہدائے ختم نبوت کانفرنس'' میں حاضری کی سعادت حاصل کی۔ پیر جی سید عطاء المہیمن شاہ بخاری بڑھاپے اور علالت کے باوجود جس ہمت و حوصلے کے

ساتھ قافلۂ احرار کی قیادت کر رہے ہیں، وہ آج کے نوجوانوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ مجلس احرار اسلام کے پروگراموں میں حاضر ہو کر ذہن میں ماضی کی بہت سی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں جو ذہنی و فکری ''انٹرٹینمنٹ'' سے کم نہیں ہوتیں۔ پیر سیّد کفیل شاہ بخاری اور حاجی عبداللطیف چیمہ اپنے رفقاء کی ٹیم کے ساتھ قافلے کی رونقوں کو قائم رکھے ہوئے ہیں، جس سے وضع داری کا مفہوم ذہن میں تازہ ہوتا ہے۔

چیمہ صاحب نے اپنے خطاب میں ایک تازہ اخباری خبر کا ذکر کیا کہ امریکی کانگریس کے متعدد ارکان نے قادیانیوں کے ''حقوق'' کی پاسداری کے لئے نئے سرے سے کام کرنے کا عزم کیا ہے اور اس کے لئے ایک نیا فورم قائم کر کے پاکستان، انڈونیشیا اور سعودی عرب سمیت مختلف ممالک میں قادیانیوں کے خود ساختہ حقوق کو تحفظ فراہم کرنے کی منصوبہ بندی کی ہے۔ میں نے اس پر اپنی گفتگو میں عرض کیا کہ یہ نئی بات نہیں ہے اور تب سے ہم یہ باتیں سنتے آ رہے ہیں جب منیر انکوائری کمیشن میں وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین مرحوم کی طرف سے کہا گیا تھا کہ اگر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا اور چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ کے منصب سے ہٹا دیا گیا تو امریکا ہماری گندم بند کر دے گا۔ قادیانی گروہ اپنے قیام کے وقت سے برطانوی استعمار اور پھر امریکی استعمار کے مفادات کے لئے کام کر رہا ہے، اس لئے عالمی استعمار نے ہر دور میں اس کردار کے مفادات کو سپورٹ کیا ہے اور ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں کی پشت پناہی کی ہے اور آئندہ بھی ایسا ہوتا رہے گا۔

خود میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ کئی برس قبل کھاریاں کے گاؤں چک سکندر میں قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان ایک تنازع کی نوبت قتل و قتال تک پہنچ گئی اور عدالتوں میں مقدمات کا سلسلہ چل نکلا تو لاہور کی ایک تقریب میں اس وقت کے امریکی قونصل جنرل رچرڈ کی نے خود مجھ سے اس تنازع کے بارے میں گفتگو کی اور جب میں نے دریافت کیا کہ آپ کو ایک دور دراز کے گاؤں کے اس تنازع سے کیا دلچسپی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ پاکستان میں کسی احمدی کو کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس کے بارے میں واشنگٹن مجھ سے پوچھتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا ہے؟

لیکن میں آپ حضرات کو یقین دلاتا ہوں کہ امریکا ہو، یورپی یونین ہو، اقوام متحدہ ہو یا ایمنسٹی انٹرنیشنل، ان سب کی تمام تر کوششوں کے باوجود قادیانی گروہ پاکستان میں اپنے خود ساختہ حقوق کو منوانے میں کامیاب نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ اس مسئلے پر پوری قوم متفق ہے کہ قادیانیوں کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ پاکستان میں ہمیشہ غیر مسلم ہی شمار ہوں گے اور عالمی سطح پر وہ جس قدر چاہے لابنگ کر لیں پاکستان میں وہ اسلام کے ٹائٹل کے ساتھ اور مسلمان کے عنوان کے ساتھ معاشرتی حیثیت حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ ان کے لئے صحیح راستہ صرف یہ ہے کہ وہ یا تو باطل عقائد سے توبہ کر کے ملت اسلامیہ کے اجتماعی دھارے میں شامل ہو جائیں اور اگر وہ اس کے لئے تیار نہیں ہیں تو غیر مسلم اقلیت کی حیثیت کو ایک حقیقت واقعہ سمجھ کر قبول کر لیں۔ اس کے سوا قادیانیوں کے لئے کوئی آپشن باقی نہیں رہا۔ (روزنامہ اسلام کراچی، ۱۴مارچ ۲۰۱۴ء)

دوہری شہریت کے حامل قادیانی افراد کی نقل و حمل پر گہری نظر رکھی جائے: مولانا عبدالحکیم نعمانی

چیچہ وطنی ..... روشن مستقبل اور تفریحات کے نام پر نوجوانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنا قادیانیوں کا معمول بن چکا ہے۔ قادیانی مذہبی آزادی اور فرضی مظلومیت کی غلط رپورٹس سے پاکستان دشمنوں کو ملک پر مسلط کرنے کی سازشوں میں مصروف ہیں۔ قادیانی، یہودی اور سامراجی طاقتیں مشترکہ مفادات کے حصول کے لئے مسلمانوں کا قتل عام کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا انحصار استعماری طاقتوں کے ایجنڈے پر ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے اپنے ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی غیر آئینی شرانگیز اسلام دشمن سرگرمیوں کے ڈاکومنٹری ثبوت پیش کرنے پر بھی انتظامیہ تساہل اور لیت و لعل سے کام لے رہی ہے اور قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے استعمال کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ جس سے شعائر اسلام کی توہین ہو رہی ہے۔ دنیا کے سامنے قادیانیت کا باطل چہرہ عیاں ہو چکا ہے۔ عدالتی سطح پر بھی قادیانیت کا کفر و ارتداد آفتاب نیمروز کی طرح آشکارہ ہو چکا ہے۔ قادیانی طاغوت پارلیمنٹ اور عدلیہ فیصلوں کو تسلیم کرنے کی بجائے بغاوت اور دشنام طرازی کر کے ملک دشمنوں کا کردار ادا کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام مکاتب فکر کی مشترکہ متاع عزیز دفاع ختم نبوت ہے۔ اور وحدت امت کا ایسا مضبوط ترین حوالہ ہے کہ جس سے کوئی مسلمان دستبردار نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا دوہری شہریت کے حامل قادیانی افراد کی نقل و حمل پر گہری نظر رکھی جائے کیونکہ یہ لوگ پاکستان مخالف سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور ہم نے ملک دشمن عناصر کے عزائم کو خاک میں ملانے کا عزم کر رکھا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہر کارکن نے ملک کی نظریاتی و جغرافیائی سرحدوں کیلئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی ہیں۔ ملک دشمن بیرونی ایجنسیوں کی طرف سے لگائی جانے والی دہشت گردی کی آگ کو سنجیدگی سے گلزار بنانا ہوگا۔

عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت

مولانا محمد ابراہیم ادہمی

عقیدۂ ختم نبوت پر دین اسلام کی عظیم الشان عمارت استوار ہے، اسلام کا قلب وجگر و جان اور مرکز یہی عقیدہ ہے، اس عقیدہ میں معمولی سی لچک یا نرمی انسان کو ایمان کی بلندی سے اٹھا کر کفر کی پستی میں پھینک دیتی ہے، چنانچہ انسانوں میں اس عقیدے کا شعور و پختگی پیدا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی سب سے آخری کتاب قرآن کریم کی بے شمار تصریحات موجود ہیں اور جس طرح یہ ثبوت کے اعتبار سے قطعی ہے، اسی طرح دلالت کے لحاظ سے بھی قطعی اور ہر شک وشبہ سے پاک ہے، ظاہر ہے کہ کسی مسئلہ میں قرآن پاک کی ایک آیت کریمہ بھی اگر قطعی الدلالت ہو تو مضمون کی قطعیت کے لئے کافی ہے، چہ جائیکہ قرآن کریم کی بے شمار آیات ختم نبوت پر دلالت کرتی ہیں، اسی طرح بے شمار ایسی احادیث مبارکہ موجود ہیں جن میں خود نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت قرآن مجید کے ۱۰۰ آیات کریمہ اور ۲۱۰ احادیث مبارکہ اور اجماع امت سے ثابت ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شی علیما۔"

ترجمہ: "محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو جاننے والا ہے۔"

آیت کریمہ کے دوسرے حصے میں واضح طور پر بتادیا گیا ہے: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے خاتم ہیں" اس لئے آپ کے بعد کوئی دوسرا نبی آنے والا نہیں، اب قیامت تک جتنے انسان بھی دنیا میں تشریف لائیں گے وہ آپ کی لائی ہوئی شریعت کا اتباع کریں گے۔

علامہ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

"یہ آیت نص ہے اس امر پر کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور جب نبی ہی نہیں تو رسول کہاں؟ کوئی نبی رسول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آئے گا۔ رسالت، نبوت سے بھی خاص چیز ہے ہر رسول نبی ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں، پس جو شخص بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا، مفتری، دجال، گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے گو وہ شعبدے دکھائے اور جادوگری کرے اور بڑے کمالات اور عقل کو حیران کردینے والی چیزیں پیش کرے اور طرح طرح کی نیرنگیاں دکھائے، لیکن عقلمند جانتے ہیں کہ یہ سب فریب، دھوکا اور مکاری ہے۔"

عقیدۂ ختم نبوت جس طرح قرآن کریم کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہے، اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے، حدیث متواتر سے مراد وہ حدیث ہے، جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے والے آپ کے عہد مبارک سے لے کر آج تک اس کثرت سے ہوں کہ ان کا کسی خلاف واقع بات پر اتفاق کرکے بولنا محال ہو۔ اس کے کلام نبوی ہونے کا یقین بالکل ایسا بدیہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ دوپہر کے وقت آفتاب کا وجود، اور چونکہ یہ احادیث مبارک قطعی اور یقینی ہوتی ہیں۔ اس لئے تمام امت کا اجماعی فیصلہ ہے کہ اس پر ایمان لانا قرآن کی طرح فرض اور اس کا انکار کفر صریح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں فرمایا:

"ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی۔"

ترجمہ: "رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہوچکا ہے، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔"

قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے صراحتاً یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کسی نبی کا آنا محال ہے اور اگر آپ کے بعد بھی بعثت انبیاء اور اجرائے وحی کا سلسلہ جاری رہنا ہوتا تو آپ اپنی احادیث مبارکہ میں ضرور اس کا تذکرہ فرماتے مگر آپ نے کسی ایک مقام پر بھی "اشارتاً" یا "کنایتاً" یہ نہیں فرمایا کہ

میرے بعد کوئی نبی مبعوث ہوگا، یا فلاں ملک میں یا فلاں زمانہ میں کوئی ظلی یا بروزی، تشریعی یا غیر تشریعی اصلی یا لغوی مستقل یا غیر مستقل نبی پیدا ہوگا، اس کی علامات یہ ہوں گی بلکہ فرمایا: "جو بھی میرے بعد دعویٰ نبوت کرے گا وہ کذاب اور دجال ہوگا۔"

اجماع صحابہؓ:

قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کو دیکھتے ہوئے تمام اصحاب رسول کا اس بات پر اجماع تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر نبوت اور وحی کا دروازہ بند ہو چکا ہے اور آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہ تشریعی، نہ غیر تشریعی، نہ ظلی، نہ بروزی، نہ حقیقی اور نہ مجازی آنے والا نہیں۔ چونکہ صحابہ کرامؓ اس حقیقت کو جانتے تھے کہ آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر، مرتد اور دجال و کذاب ہے۔ اس لئے مسیلمہ کذاب کے خلاف قتال کرنے اور اسے کافر، مرتد سمجھنے پر صحابہ کرامؓ کی قدسی جماعت کا ایک ایک فرد متفق تھا۔

سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے صحابہ کرام، مہاجرین و انصار اور تابعین کا ایک عظیم الشان لشکر حضرت خالد بن ولیدؓ کی امارت میں مسیلمہ کذاب کے ساتھ جہاد کے لئے یمامہ کی طرف روانہ کیا۔ مسیلمہ کذاب کی جماعت جو اس وقت مسلمانوں کے مقابلے میں نکلی تھی۔ اس کی تعداد چالیس ہزار مسلح جوان تھی، جن میں ۲۸ ہزار مارے گئے، خود مسیلمہ کذاب بھی اس معرکہ میں جہنم رسید ہوا۔ باقی ماندہ نے ہتھیار ڈال دیئے اور اطاعت قبول کرلی۔

جنگ یمامہ میں ۱۲۰۰ صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ جہاد کرتے ہوئے شہید ہوگئے تھے۔ صحابہ کرامؓ کے بعد پوری امت اس بات پر متفق ہے کہ قیامت کی صبح تک کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا، اور اگر اس کے بعد کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا، تو وہ کافر کذاب، دجال، مفتری اور مرتد ہوگا۔ جہاں بھی کسی گستاخ نے نبوت پر ڈاکا ڈالا، پوری امت نے متحد ہوکر اس کے مقابلے میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کیا۔

برصغیر پاک و ہند پر جب انگریز نے قبضہ کیا تو ملک کے لوگوں نے رکاوٹ ڈالی کہ غیر ملکی حکومت ہم پر مسلط نہ ہو یعنی انگریز ہندوستان پر قابض نہ ہوجائے اور ہماری اپنی حکومت جو مغل مسلمانوں کی تھی، ختم نہ ہوجائے اور غیر ملکی کافروں کی حکومت ہمارے ملک پر مسلط نہ ہوجائے۔ چنانچہ ہندوستان میں انگریزوں کے خلاف ایک جنگ لڑی گئی، جس کو ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کہتے ہیں۔ اس جنگ میں ہندوستان کے مسلمانوں نے حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ، ابوحنیفہ ثانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، عارف باللہ حافظ ضامن شہیدؒ کی قیادت میں انگریزوں کے خلاف بھرپور حصہ لیا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریزوں کو مسلمانوں میں جذبۂ جہاد ختم کرنے کی ضرورت پیش آئی تو اس نے ایک نبی کھڑا کرنے کی تجویز منظور کی۔ اس کے لئے انگریزوں نے اپنے خود کاشتہ پودے اور لے پالک مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا دعویٰ کرایا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزوں کی ایما پر نبوت کا دعویٰ کیا، جہاد کو حرام قرار دیا اور انگریزوں کی وفاداری کا بھی سبق دیا۔

مرزا ملعون نے جیسے ہی نبوت کا دعویٰ کیا تو سب سے پہلے علماء لدھیانہ نے اس کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا مرزائی فتنے کی سرکوبی کے لئے دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث و رئیس المحدثین حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ نے ہندوستان کے ۵۰۰ جید علماء کرام کی موجودگی میں حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ہاتھ پر بیعت کرکے انہیں امیر شریعت کے لقب سے نوازا۔ امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے پوری زندگی رد قادیانیت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ میں گزاری۔ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اگر ایک طرف ہندوستان کے مسلمانوں کو مرزا غلام احمد قادیانی کے دجل و فریب اور ان کے کفریہ عقیدے سے آگاہ کیا تو دوسری طرف مرزا لعین اور ان کے ماننے والوں کو اپنی تقاریر اور جلسوں میں للکارا اور پورے ملک میں ان کا ناطقہ بند کردیا۔

۱۹۵۳ء میں حضرت شاہ صاحبؒ کی قیادت میں قادیانیوں کے خلاف عظیم الشان تحریک شروع ہوئی، اس تحریک میں دس ہزار عاشقان ختم نبوت نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر عقیدۂ ختم نبوت کا دفاع کیا۔ اسی طرح ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کے خلاف ایک مرتبہ پھر تحریک شروع ہوئی جس کے نتیجے میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ پاکستان کے طول و عرض میں تحریک کی قیادت محدث العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ اور حضرت خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ اور دیگر اکابرین کر رہے تھے، جبکہ قومی اسمبلی کے اندر تحریک کی قیادت قائد جمعیت مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ صاحب اور بابائے جمعیت مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کر رہے تھے۔ بالآخر قائدین ختم نبوت اور تمام دینی جماعتوں کی معاونت اور کوششوں کی وجہ سے پاکستان کی پارلیمنٹ نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو متفقہ طور پر قادیانیوں اور مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے چالیس سال بعد اب ایوان کی مکمل کارروائی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے بڑی

جدوجہد کے بعد حاصل کر کے ۵ جلدوں (۲۹۵۲ صفحات) میں شائع کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کی ذلت آمیز شکست کا عبرتناک نظارہ امت مسلمہ کے سامنے پیش کیا ہے۔ اتنی بڑی کتاب مجلس کے ہر دفتر سے صرف ایک ہزار روپے کی سستی ترین قیمت پر مل سکتی ہے اور اسے انٹرنیٹ سے بھی مفت ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یادگار اسلاف شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ العالی کی امارت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور رد قادیانیت پر تحریری، تقریری اور تنظیمی خدمت کر رہی ہے اور ان شاء اللہ قیامت کی صبح تک یہ خدمت جاری رہے گی۔ ملک کے دیگر علاقوں کی طرح ضلع لکی مروت میں بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک فعال کردار ادا کر رہی ہے۔ چھوٹے چھوٹے پروگراموں اور کانفرنسوں کے علاوہ ہر سال سالانہ کانفرنس کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے، اسی کا ثمرہ ہے کہ مرکزی اور صوبائی قائدین کی خصوصی توجہ اور ساتھیوں کی ہمہ جہت کوششوں سے ۱۲ فروری ۲۰۱۴ء کو چھٹی سالانہ کانفرنس جامع مسجد مجیدی نورنگ میں مرکزی وصوبائی قائدین اور ضلع لکی مروت کے جید علماء کرام کی موجودگی میں چار قادیانی خاندان (جن کی تعداد ۳۶ تھی) مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت پر لعنت بھیج کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ اس دن سرائے نورنگ میں عید سے بھی زیادہ خوشی کا سماں تھا، مسلمانوں کی خوشی دیدنی تھی، ان شاء اللہ! اللہ تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ جو باقی ۲۴ رہ گئے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور عاشقان ختم نبوت کی کوششوں سے ان کو بھی اللہ تعالیٰ بہت جلد اسلام کی دولت سے مالا مال کریں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت نے پہلی مرتبہ اپنی نوعیت کی منفرد کانفرنس جنوبی اضلاع کی سطح پر منعقد کی، جس میں ضلع بنوں، کوہاٹ، ہنگو، کرک، ڈیرہ اسماعیل خان، لکی مروت اور شمالی وزیرستان کے شیوخ حضرات، دینی مدارس کے ذمہ دار اور جید علماء کرام نے شرکت کی۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ اور صوبائی امیر حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور رد قادیانیت پر مدلل و مفصل خطابات کئے۔ الحمدللہ! پورے ضلع میں مجلس کا کام بہترین اور منظم طریقے سے ہو رہا ہے۔ ہر کونسل میں مجلس کا انتظامی وجود موجود ہے اور ضلع کے تمام دینی مدارس، مراکز، علماء کرام اور خطباء عظام، صحافی حضرات اور زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے عاشقان ختم نبوت مجلس کے ساتھ بھرپور تعاون کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں۔ آمین۔

☆☆............☆☆

سہ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس، گلشن حدید

کراچی (رپورٹ: سید محمد شاد) ہفتہ ۲۰ رجمادی الاول ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۲ رمارچ ۲۰۱۴ء بعد نماز عصر جامع مسجد فاروق اعظم بھٹو کالونی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی کے مبلغ مولانا عبدالحی مطمئن نے عظمت رسالت کے عنوان پر مختصر مگر پُر اثر بیان کیا۔

اسی طرح نماز مغرب جامع مسجد ناصر بھٹو کالونی میں بیان کیا، جس کا موضوع تھا ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے امت مسلمہ کی شان و فضیلت“ دونوں مقام پر بڑی تعداد میں اہل محلہ نے شرکت کی۔ یہاں جامع مسجد ناصر کے امام و خطیب مولانا محمد فرقان، مسجد علی المرتضیٰ کے امام مولانا غلام اللہ کشمیری، مفتی اسد اللہ خوشابی نے شرکت بھی کی، جبکہ ختم نبوت کے رہنما جامعہ جویریہ للبنات کے مدیر مولانا غلام اللہ خوشابی، اقرأ تہذیب الاسلام کے مدیر، جامع مسجد فاروق اعظم کے امام و خطیب مولانا عبدالعلیم حسن زئی، ختم نبوت منگھوپیر کے ذمہ دار قاری ظفر اقبال، جامع مسجد سیرۃ النبی کے امام و خطیب مولانا قاری رحمت حلیم نے ان بیانات میں شرکت کی۔

نماز عشاء مولانا عبدالحی مطمئن، مولانا عبدالعلیم حسن زئی، قاری ظفر اقبال، مولانا قاری رحمت حلیم، مفتی اسد اللہ، مولانا غلام اللہ کشمیری اور مولانا ضیاء الرحمن پر مشتمل ختم نبوت کے وفد نے جامعہ تعلیم القرآن کے مدیر جامع مسجد محمدی کے امام و خطیب مولانا مفتی محمد ہارون سے ملاقات کی۔ انہوں نے بڑی شفقت کا مظاہرہ کیا اور بیانات پر حوصلہ افزائی کی۔

خدام ختم نبوت سے تعاون اور ان کی سرپرستی پر آمادگی ظاہر کی۔ ۲۱ رجمادی الاول بروز اتوار مطابق ۲۳ رمارچ مولانا عبدالحی مطمئن نے قاری ظفر اقبال کی مسجد خاتم النبیین میں بعد نماز فجر پشتو زبان میں درس قرآن دیا۔ درس میں غزوۂ احزاب کے حالات، رسم و رواج سے اجتناب، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی، عقیدۂ ختم نبوت، منکرین ختم نبوت کی خوفناک چالیں، جیسے اہم عنوانات پر روشنی ڈالی۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد توحید گلشن حدید فیز ون سہ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس کی آخری نشست میں ”فتنہ گوہر شاہی اور عقیدۂ ظہور مہدی“ کے عنوان پر بیان کیا۔ کورس کا اختتام حضرت مولانا مفتی محمد طارق خلیفہ مجاز حضرت مفتی محمد طیب کی نصائح اور دعا سے ہوا۔

کورس کے انعقاد میں امام و خطیب مسجد مولانا ولی اللہ، ضلع ملیر کے مبلغ مولانا مفتی محمد اسحاق مصطفیٰ، حافظ عبدالوہاب پشاوری، قاری محمد حامد اور محمد شہریار نے بڑی محنت کی۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

ہزارہ ڈویژن میں حاضری

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱۰ر مارچ دوپہر ایک بجے ملتان سے سفر شروع ہوا۔ ظہر کی نماز ملہوآنہ موڑ جھنگ میں ملک کے نامور نعت گو، ثنا خواں جناب صوفی احمد بخش چشتیؒ کی بنائی ہوئی مسجد میں ادا کی۔ صوفی احمد بخش نامور نعت خواں گزرے ہیں۔ موصوف ملک بھر میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنسوں میں ثواب کی نیت سے شرکت فرماتے۔ حالانکہ ضرورت مند اور کثیر العیال تھے، مجلس کے رفقاء معمولی سی خدمت کیا کرتے تھے، انہیں صبر وشکر کے ساتھ قبول فرماتے۔ ایک عرصہ کے بعد اس طرف گزر ہوا اور اتفاق سے ان کے فرزند ارجمند عزیزم طاہر بلال چشتی سے فون پر رابطہ ہوا تو معلوم ہُوا کہ گھر میں تشریف رکھتے ہیں، تو ان کے ہاں ظہر کی نماز ادا کی اور مرحوم کی قبر پر حاضری اور فاتحہ خوانی کی اور مرحوم کی مغفرت کی دعا کی۔ مرحوم سے ربع صدی تک تعلق رہا۔ مرحوم کا انتقال ۲ر اپریل ۲۰۰۰ء میں ہوا اور اپنے بنائے ہوئے چشتی ماڈل فارم مدرسہ میں آرام فرما ہیں، جھنگ سے ساہیوال کے راستہ بھیرہ انٹرچینج کے لئے سفر شروع ہوا تو راستہ میں طوفان باد و باراں کے گھیرے میں آگئے، تو رات جھاوریاں میں گزاری۔

جھاوریاں ہمارے حضرت رائے پوریؒ کے خلیفہ مجاز مولانا قاضی عبدالقادرؒ کے فرزند ارجمند مولانا قاضی محمود الحسنؒ نے مدرسہ قائم کیا، اب ان کے فرزندان گرامی مولانا مطلوب الحسن، مولانا قاضی محمد عمر سلمہما مدرسہ کے انتظام وانصرام اور تعمیر و توسیع میں مصروف ہیں۔ حضرت اقدس مولانا قاضی عبدالقادرؒ کے برادر اصغر مولانا قاضی عبدالمالکؒ پرانے احراری اور تحریک ختم نبوت کے جیالے تھے۔

جابہ میں مرکز ختم نبوت کے نگران واعزازی ذمہ دار تھے۔ ان کی خدمت میں بارہا حاضری ہوئی بہت محبت سے پیش آتے اور ہم جیسے خوردوں کو بزرگان تحریک کے عجیب وغریب واقعات سنا کر ذہن سازی فرماتے۔ اب ان کے جانشین ان کے فرزند گرامی مولانا قاضی عبدالرزاق مسجد کی امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ہماری اسلام آباد روانگی سے چند لمحہ قبل انہیں اطلاع ہوئی۔ تشریف لائے اور بہت مسرت کا اظہار فرمایا۔ نیز تکلف فرمایا کہ ہماری مسجد (جو ایک عرصہ تحریک ختم نبوت کا مرکز رہی ہے) تشریف لے چلیں، بندہ نے آئندہ حاضری کے موقع پر مسجد میں حاضری کا وعدہ کیا اور ان حضرات کی دعاؤں سے اگلے سفر پر روانہ ہوگئے۔

۱۱ر مارچ دوپہر کو اسلام آباد دفتر میں مولانا محمد طیب سراپا انتظار تھے۔ ظہر کی نماز پڑھ کر ''داتا موڑ ایبٹ آباد'' کے لئے روانہ ہوگئے۔ عصر کی نماز جامعہ ختم نبوت سراجیہ کی جامع مسجد خضریٰ داتا روڈ مانسہرہ میں ادا کی۔

ختم نبوت کانفرنس میں شرکت: ۱۱ر مارچ بعد نماز مغرب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ختم نبوت یوتھ فورس کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی، رفقاء نے بتلایا کہ امسال ربیع الاول، ربیع الثانی اور جمادی الاولیٰ میں سیرت النبی اور ختم نبوت کے عنوان پر چالیس پروگرام رکھے اور یہ پروگرام ۳۸ واں ہے۔ جامع مسجد خضریٰ کا صحن ساتھین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا مفتی وقار الحسن عثمان اور نقابت کے فرائض مولانا پروفیسر عبدالصبور نے سرانجام دیے۔ کانفرنس کا آغاز قاری سعید عبداللہ کی تلاوت سے ہوا۔

کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام کے مبلغ مولانا محمد طیب، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد الیاس گھمن نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں مولانا حفیظ الرحمٰن مانسہرہ، مولانا محمد صدیق شریفی، مولانا عبدالواحد ڈسٹرکٹ خطیب ایبٹ آباد، مولانا عبدالصبور امیر مجلس حلقہ قلندر آباد، مولانا غلام فرید، مولانا عبدالرحیم خطیب سمیر، مولانا اورنگ زیب خطیب گوجری، مولانا شفیع الرحمٰن خطیب مانگل، قاری محمد نواز خطیب بجی کوٹ، مولانا اورنگ سبحانی، مولانا نذیر احمد ریماڑ، مولانا مطیع الرحمٰن لودھی آباد، مولانا محمد وقار لودھی آباد، مولانا محمد ادریس، مولانا لطیف الرحمٰن اور ختم نبوت یوتھ فورس کے خورشید احمد، حاجی سعید احمد، جان گل، اشفاق احمد، محمد سلیم، محمد ثاقب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممبران نے خصوصی شرکت کی۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہ کر مولانا محمد الیاس گھمن کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

قاری ظہور احمد عثانی سے اظہار تعزیت:

۱۲ر مارچ قافلۂ ختم نبوت نے جامع مسجد مانسہرہ میں مجلس کے رہنما، قاری ظہور احمد عثانی سے ان کی اہلیہ

محترمہ کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا۔ ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی۔ ظہر کی نماز جامع مسجد مرکزی مانسہرہ میں ادا کی۔ مانسہرہ کی مرکزی مسجد کے خطیب مولانا محمد عبداللہ خالدؒ مجلس کے پُرجوش راہنماؤں میں سے تھے۔ بندہ پہلی دفعہ ۱۹۸۰ء میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، مجلس میں آئے ہوئے راقم الحروف کا تیسرا چوتھا سال تھا۔ بہت محبتوں سے نوازا، جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے بندہ کا تعارف کرایا اور بیان کرایا، ہر سال آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں قافلہ کی صورت میں شرکت فرماتے۔ اصلاحی تعلق حضرت خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ سے تھا۔ ۲۷رجون ۱۹۹۴ء کو حرکت قلب بند ہونے سے انتقال فرمایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن کے مبلغ مولانا مفتی محمود الحسن ان کے فرزند ارجمند ہیں، جبکہ مانسہرہ کی مرکزی مسجد کے خطیب مولانا مفتی وقار الحق عثمانی ان کے جانشین اور مسجد کے خطیب ہیں۔

عبدالرؤف روفی کے ظہرانہ میں شرکت:
جناب عبدالرؤف روفی ختم نبوت یوتھ فورس مانسہرہ کے پُرجوش رہنما ہیں نے مجلس کے وفد کے اعزاز میں ظہرانہ دیا، جس میں مولانا محمد طیب، منور شاہین معاویہ، راقم الحروف سمیت کئی ایک احباب نے شرکت کی۔

جامعہ زکریا گڑھی حبیب اللہ میں حاضری:
مانسہرہ سے قافلہ گڑھی حبیب اللہ کی طرف روانہ ہوا، جہاں عصر کی نماز جامعہ زکریا میں ادا کی۔ جامعہ زکریا کے بانی مولانا غلام مصطفیٰ ہیں جو جامع مسجد مرکزی انارکلی لاہور کے بانی مولانا میاں محمد ابراہیم کے برادر زادہ ہیں انہوں نے جامعہ زکریا کے ایک بلاک کو ''میاں عبدالرحمن منزل'' سے معنون کیا ہوا ہے، مولانا میاں عبدالرحمن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے سرپرست رہے، بڑے جرأت مند عالم دین اور بہادر خطیب تھے۔ ۲۸ر ذوالقعدہ ۱۴۳۲ھ مطابق ۷ر اکتوبر ۲۰۱۱ء کو ایبٹ آباد میں ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں انتقال فرمایا۔ انارکلی کی مرکزی مسجد کے خطیب ان کے فرزند ارجمند مولانا محمد میاں ہیں۔ اللہ پاک انہیں باپ، دادا کا صحیح جانشین بنائے۔ آمین۔

سگدھار میں ختم نبوت کانفرنس: عصر کی نماز کے بعد قافلہ مولانا محمد طیب اور مولانا غلام مصطفیٰ کی سرپرستی میں سگدھار کی طرف روانہ ہوا، جو پہاڑوں پر واقع ہے۔ ہمارے رفیق سفر منور حسن معاویہ جو نعت گو شاعر ہیں سارا راستہ اللہ اللہ کرتے گئے۔ مغرب کی نماز سگدھار میں ''جامع مسجد خاتم النبیین'' میں ادا کی۔ مغرب کے بعد کانفرنس شروع ہوئی۔ تلاوت مولانا قاری محمد صداقت نے کی جبکہ نعت جناب منور حسن معاویہ نے پیش کی۔ مولانا محمد طیب اور راقم الحروف کے بیانات ہوئے جبکہ مولانا غلام مصطفیٰ نے معوذتین کا درس دیا جو مولانا قاری محمد صداقت کے درس قرآن کی اختتامی تقریب بھی تھی۔ درس قرآن کی اختتامی تقریب میں مجلس کے عہدیداروں وقار احمد، ماسٹر محمد آصف، ذیشان، افتخار احمد، محمد ذاکر، ناصر افضل، سہیل احمد و دیگر حضرات نے خصوصی شرکت کی۔ مولانا محمد طیب نے محمد فیاض خان سواتی کی عیادت کی اور ان کی صحت و عافیت کی دعا کی۔ صبح ناشتہ کے بعد قافلہ ہری پور کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں مولانا عبدالقدیر مجلس قلندر آباد کے قلندر آباد نے خصوصی ڈش کباب سے حضرات کی تواضع کی۔

ہری پور ہزارہ میں: داتا سے روانہ ہو کر ہری پور پہنچے، جہاں مولانا مفتی ہارون الرشید ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہری پور و مہتمم مدرسہ اشاعت القرآن شاہ محمد نے خیر مقدم کیا، دوپہر کا کھانا اور ظہر کی نماز مفتی صاحب کے ہاں پڑھی۔

ڈولنی چھپڑا میں جلسہ ختم نبوت: ہری پور سے جنوب کی طرف پہاڑوں پر ڈولنی چھپڑا میں عشاء کی نماز کے بعد جلسہ منعقد ہوا، صدارت مولانا مفتی محمد سعید خان نے کی۔ تلاوت مولانا مفتی ہارون الرشید نے کی، جبکہ نعت قاری محمد عابد، جناب منور معاویہ نے پیش کی۔ مولانا مفتی ہارون الرشید نے مبلغین اور سامعین کی تشریف آوری پر ان کا خیر مقدم کیا۔ مولانا محمد طیب اور راقم الحروف کے بیانات ہوئے عنوان تھا: ''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کے نبی، تمام جہانوں کے نبی'' سخت سردی کے باوجود کثیر تعداد سامعین نے جوش و خروش کا مظاہرہ کیا، جلسہ کے انتظامات میں محمد سہیل اور محمد فیاض پیش پیش رہے۔ جلسہ مذکورہ بالا عنوان پر پہلا پروگرام تھا جو راقم الحروف کے دعائیہ کلمات سے اختتام پذیر ہوا۔

خطبہ جمعہ: ۱۴ر مارچ خطبہ جمعہ راقم الحروف نے جامع مسجد بیت المکرم سکندر شاہ میں دیا، بعد نماز جمعہ دسترخوان پر مولانا تاج محمود میلم نے جماعتی بزرگوں کے عجیب و غریب واقعات سنائے، جنہیں سن کر نوجوان علماء کرام انگشت بدنداں تھے اور یہ مجلس بہت دیر تک جاری رہی۔ میلم ہری پور ہمارے حضرت مولانا تاج محمودؒ کا آبائی علاقہ ہے۔ حضرت کے بھتیجے جناب محمد اسلم سے ملاقات نہ ہو سکی۔

۱۴ر مارچ بعد نماز جامع مسجد میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد نعت جناب منور شاہین معاویہ نے پیش کی جبکہ مولانا محمد طیب اور راقم الحروف کے بیانات ہوئے۔ جلسہ دیر تک جاری رہا، عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی گئی۔ رات کا قیام مفتی ہارون الرشید کے مدرسہ اشاعت القرآن شاہ محمد ہوا۔

۱۵/ مارچ صبح ۱۱ بجے سے بارہ تک جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ میں راقم الحروف نے ''مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان بنیادی اختلافات'' کے عنوان سے خطاب کیا اور نوجوانوں کو قادیانیوں کے شکوک وشبہات کو سمجھنے کے لئے چناب نگر کورس منعقدہ ۲/شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ میں شرکت کی دعوت دی۔ رابعہ اور اس سے اوپر کے درجات کے طلبا نے شرکت کا وعدہ کیا۔ بعد نماز مغرب جامعہ مفتاح العلوم میلم میں آخری جلسہ منعقد ہوا، جس کی صدارت جامعہ کے مہتمم مولانا مفتی محمد عمر نے کی۔ جلسہ سے مولانا مفتی ہارون الرشید، محمد اورنگ زیب اعوان اور راقم الحروف نے خطاب کیا جلسہ ساڑھے...... بجے رات تک جاری رہا۔ عشاء کی نماز کے بعد مفتی محمد عمر نے علماء کرام اور مبلغین کے اعزاز میں پرتکلف دعوت کا انتظام کیا۔ مہمان خصوصی مولانا فدا محمد مہتمم جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ تھے۔ رات کا قیام جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ میں رہا۔

۱۶/ مارچ ناشتہ کے بعد مولانا محمد طیب اسلام آباد، مولانا زاہد وسیم مبلغ راولپنڈی، منور شاہین معاویہ، مولانا احسان احمد اور راقم الحروف پر مشتمل قافلہ حضرو کے لئے روانہ ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس حضرو: ۱۶/ مارچ بعد نماز ظہر جامع مسجد خاتم النبیین حضرو ضلع اٹک میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مقامی امیر نے کی جبکہ کانفرنس سے مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی، محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا زاہد وسیم، مولانا محمد طیب اور مولانا امداد اللہ قاسمی لندن نے خطاب فرمایا۔ آخری اور دعائیہ کلمات مولانا قاضی ارشد الحسینی خطیب مدنی مسجد اٹک نے ارشاد فرمائے۔ راقم الحروف ملتان کے لئے روانہ ہوگیا۔☆☆

حضرت وحشیؓ بن حرب کا قبولِ اسلام

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کا واقعہ بہت عجیب ہے، جسے علامہ محمود نسفیؒ نے تفسیر خازن میں تحریر فرمایا ہے۔ چنانچہ علامہ فرماتے ہیں:

''حضرت وحشیؓ بن حربؓ کو اللہ پاک نے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پیغام بھیجا کہ اے محبوب آپ وحشی کو اسلام پیش کیجئے، سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی کو پیغام بھیجا کہ اللہ پاک تمہیں یاد فرمارہے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آؤ، انہوں نے جواب دیا کہ آپ کے خدا نے تو قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ جو شرک قتل اور زانی ہوگا: ''وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا o یُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ'' (الفرقان:۶۸،۶۹) جبکہ میں یہ سب کر چکا ہوں: ''اَنَا فَعَلْتُ ذَالِکَ کُلَّه''... میں نے قتل بھی کیا، شرک بھی کیا اور کوئی گناہ نہیں چھوڑا... تو اللہ پاک نے دوسری آیت نازل فرمائی: ''اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً'' (الفرقان:۷۰) وحشی سے فرمادیجئے! اگر وہ توبہ کرلے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتا رہے تو پچھلے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے پھر کوئی عذاب نہیں ہوگا۔''

اس پر وحشی نے دوسرا پیغام بھیجا کہ ایمان لانے کے لئے تیار ہوں اور توبہ کرنے کے بھی تیار ہوں، لیکن ساری زندگی نیک اعمال کرنا یہ شرط بہت سخت ہے۔ شاید میں اس شرط پر قائم نہ رہ سکوں، یعنی میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ اللہ پاک نے تیسری آیت نازل فرمائی: ''اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ'' اللہ تعالیٰ مشرک کو معاف نہیں فرمائیں گے، لیکن شرک کے علاوہ جو چاہیں گے معاف فرمادیں گے (یعنی عمل صالح کرے نہ کرے)۔ اس پر وحشیؓ نے پیغام بھیجا کہ ''انی فی ریب'' کہ ابھی میں شک میں ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کو ''مقید بالمشیت'' فرمایا ہے، یعنی ''مادون لمن یشاء'' میں مشیت کی جو قید ہے، اس میں مجھے شک ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کی مشیت میرے بارے میں ہوگی یا نہیں۔ اس میں کوئی ضمانت اور گارنٹی نہیں ہے، اب چوتھی آیت نازل ہوئی: ''قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا''... فرمادیجئے اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، اللہ پاک کی رحمت سے ناامید نہ ہوں، بے شک اللہ پاک تمام گناہوں کو معاف فرمادیں گے...

یہ سن کر حضرت وحشیؓ نے جواب میں کہا: ''نعم ھذا'' کیا ہی اچھی آیت ہے: ''فجاء واسلم'' فوراً آئے اور اسلام قبول کرلیا۔ اس آیت کے نزول پر صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ''ھذا لہ خاصة ام للمسلمین عامة''... کیا یہ وحشی کے لئے خاص ہے یا سب مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بل للمسلمین عامة''... ہمارے مسلمانوں کے لئے عام ہے... اس پر آپ نے فرمایا کہ اس آیت کے بدلے میں مجھے ساری کائنات بھی مل جائے تو مجھے عزیز نہیں۔ ساری کائنات سے زیادہ یہ آیت مجھے عزیز ہے: ''ما احب ان لی الدنیا بھذہ الآیت'' (مشکوٰۃ المصابیح ص:۲۰۶)

(معالم التنزیل للبغوی ج:۴ ص:۸۳، خازن ص:۶۹)

ختم نبوت کانفرنس پنوعاقل

رپورٹ: محمد مبشر حسین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کے زیراہتمام سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۸ر مارچ بعد نماز مغرب شاہی بازار نزد قادریہ مسجد پنوعاقل منعقد ہوئی، جس کی صدارت قاری خلیل الرحمن انڈھڑ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل نے کی۔ مولانا محمد حسین ناصر مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر ڈویژن نے نگرانی کی۔

کانفرنس کا آغاز بعد نماز مغرب ہوا، عشاء تک مقامی علماء کرام کے بیانات ہوئے، بعد نماز عشاء تلاوت ونعت کے بعد حضرت مولانا سید محمد حسن شاہ حیدری، حضرت مولانا عبدالرزاق میکھو، حضرت مولانا قاری خلیل احمد بندھانی، حضرت مولانا محمد راشد مدنی، حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی، حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمن اور مفتی محمد کفایت اللہ کے بیانات ہوئے۔

علماء کرام نے اپنے اپنے بیان میں کہا کہ قادیانی عالمی سامراجی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے سرگرم ہیں، انہوں نے ملکی سلامتی تک کو داؤ پر لگادیا ہے، نئی نسل ان حالات سے بے خبر ہے، انہیں دین کا ضروری علم تک نہیں دینی اداروں اور تنظیموں کو جدید تعلیمی اداروں کے طلبا تک تحفظ ختم نبوت کی صدا کو پہنچانا چاہئے۔

مولانا محمد حسن شاہ حیدری نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہم سب کی ذمہ داری ہے، اگر اس میں کوتاہی ہوئی تو قیامت کے دن باز پرس ہوگی۔ حضرت مولانا عبدالرزاق میکھو نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین تحفظ ختم نبوت کے چوکیدار بن کر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کررہے ہیں، ہماری دعائیں ان کے ساتھ ہیں، یہ کام بہت بڑا کام ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن خطیب مرکزی جامع مسجد سکھر قاری خلیل احمد بندھانی نے اپنے بیان میں کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کو صرف ایک اللہ کی بندگی کی دعوت دی اور غیر اللہ کے سامنے جھکنے سے نجات دلائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے لئے زندگی کے ہر موڑ پر مشعل راہ ہے۔ عاشقان رسول ہونے کے بلند و بانگ دعویٰ کرنے میں کامیابی نہیں بلکہ عمل کرنے میں کامیابی ہے، مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتا ہے لیکن آپ کے بعد کوئی کسی بھی قسم کا دعویٰ نبوت کرے اس کو برداشت نہیں کیا جاسکتا، ہم سب کچھ قربان کردیں گے، لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا تحفظ کریں گے۔

مولانا محمد راشد مدنی نے اپنے بیان میں کہا کہ امت مسلمہ کا عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا، جو آدمی آپ کے بعد دعویٰ نبوت کرے وہ دائرہ اسلام سے بھی خارج ہے اور دائرہ انسانیت سے بھی۔

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے بیان میں سیرت النبی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا ہے کہ حضور کے دشمنوں اور باغیوں سے نفرت اور ان کا بائیکاٹ کیا جائے، اگر ایسا نہ ہوا تو کل قیامت کے دن جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے منہ موڑ لیں گے۔

مولانا مفتی حفیظ الرحمن نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین کی بنیاد ہے، اگر عقیدہ یعنی بنیاد مضبوط ہوگی تو باقی اعمال بھی قابل قبول ہوں گے۔

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما مہمان خصوصی حضرت مفتی کفایت اللہ نے اپنے مخصوص انداز میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ مسلمانوں سمیت حکمرانوں پر بھی فرض ہے، قادیانی بیرون ممالک میں جاکر خود کو مسلمان ظاہر کرکے ان ممالک سے مساجد کی جگہیں لے کر اور دیگر مراعات لے کر مسلمانوں کے حق پر ڈاکا ڈال رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کوئی یورپی ملک قادیانیوں کو مسلمانوں میں شامل نہ کرے۔

کانفرنس رات ڈیڑھ بجے مفتی کفایت اللہ کی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی، اسٹیج پر حضرت مولانا غلام اللہ ہالیجوی، مولانا محمد صالح انڈھڑ، پنوعاقل کی جامع مسجد کے خطیب مولانا عبدالرحیم ودوسرے علماء کرام کثیر تعداد میں آخری بیان ودعا تک موجود ہے۔

دعائے صحت کی اپیل

جامع مسجد عائشہ بلدیہ ٹاؤن کراچی کے سرپرست حاجی نوبت خان کئی روز سے سخت بیمار ہیں۔ انہیں عارضہ قلب کی شکایت ہے۔ معالجین نے بائی پاس آپریشن تجویز کیا ہے۔ گزشتہ دنوں ان کا آپریشن ہوگیا ہے۔ تمام قارئین ہفت روزہ ختم نبوت سے اپیل کی جاتی ہے کہ جناب حاجی صاحب کی صحت وعافیت کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اسٹیج سیکرٹری کے فرائض ابوطلحہ حافظ عبدالغفار اسعدی نے انجام دیئے۔کانفرنس کامیاب کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام کے مقامی علماء کرام وکارکنوں بالخصوص مولانا خلیل الرحمن اندھڑ، قاری عبدالقادر چاچڑ، حافظ عبدالغفار شیخ، مولانا محمد حسن جتوئی، حافظ محمد ایاز شیخ، غلام شبیر شیخ، قاری امان اللہ، حافظ عبدالعزیز شیخ، مولانا اظہر حسین الحسینی ابن قاری عبدالقادر چاچڑ، محمد شاہد شیخ، مولانا عبدالمنان، عبدالحق شیخ ودیگر دوست احباب نے بھرپور محنت کی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اورکل قیامت کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔آمین ثم آمین۔

سالانہ سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس، جیکب آباد

جیکب آباد (رپورٹ: حافظ محمد انس گجر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جیکب آباد کے زیر اہتمام سالانہ سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس زیر صدارت ڈاکٹر اے جی انصاری اور زیر نگرانی حاجی ہادی بخش چنہ منعقد ہوئی۔تلاوت قرآن کریم کے بعد ہدیہ نعت حافظ امان اللہ واگھو نے پیش کیا۔علماء کرام میں مولانا عبدالستار حیدری مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ، مولانا محمد حسین ناصر مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر، مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، جمعیت علماء اسلام کے صوبائی رہنما حضرت مولانا الٰہی بخش ٹانوری ودیگر علماء کرام نے اپنے بیان میں کہا کہ ہم انشاء اللہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھے ہوئے ہیں، قادیانیت کے بارے میں قوانین میں تبدیلی نہیں ہونے دیں گے، اگر کسی نے ان قوانین کو ختم کرنے کی جرأت کی تو پھر اس کے خلاف تمام دینی جماعتیں مل کر احتجاجی تحریک چلائیں گی۔

مولانا محمد حسین ناصر نے کہا کہ ختم نبوت مسئلہ وہ واحد مسئلہ ہے کہ جس پر امت مسلمہ کسی قسم کا کمپرومائز نہیں کرتی۔ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مسلمانوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے ہیں، اب بھی امت مسلمہ کا ہر فرد تحفظ ناموس رسالت کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اپنے بیان میں کہا کہ ملک بھر میں ہونے والی دہشت گردی میں قادیانی ملوث ہیں۔مولانا نے کہا کہ قادیانی، شیعہ، سنی، بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث، پنجابی، پٹھان، سندھی اور مہاجر کے عنوان پر اپنی ایجنسیوں کے ذریعہ تصادم کرانے کی راہ پر گامزن ہیں تاکہ ملک میں افراتفری، قتل وغارت گری کے ذریعہ بیرونی عناصر کی مداخلت کا جواز بنایا جاسکے، انہوں نے کہا کہ حکمران کراچی اور کوئٹہ میں قادیانی نوجوانوں کی تربیت یافتہ جماعت خدام الاحمدیہ کے سرغنوں کو گرفتار کرے اور غیر جانبدار تحقیقات کرے تو بہت جلد مقتولین کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جاسکتا ہے۔

کانفرنس میں آخری بیان مولانا الٰہی بخش ٹانوری کا ہوا، اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ شاہنواز نے ادا کئے۔مولانا تاج محمد چنہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جیکب آباد، حماد اللہ انصاری، تاج محمود انصاری، فہیم احمد کھچو، نذر محمد کھچو، حاجی محمد سومرو نے کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے بھرپور محنت کی۔

سکھر میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی تبلیغی مصروفیات

سکھر (رپورٹ: حافظ محمد اویس گجر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی گزشتہ دنوں سکھر تشریف لائے تو دوپہر ۱۲ بجے جامعہ اشرفیہ میں طلبا سے بیان کیا۔جس میں مولانا نے کہا کہ دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ اپنے شاگردوں کو خصوصی وصیت کرتے تھے کہ آپ نے فراغت کے بعد عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے رد کے لئے کام کرنا ہے۔

مولانا مدظلہ نے بعد نماز عصر جامع مسجد باغ رسول اور بعد نماز عشاء شاہی مسجد پرانا سکھر میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کو ریورس گیر لگ چکا ہے، وہ دن دور نہیں کہ جب قادیانی فتنہ پروروں کا وجود صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ۔

قادیانی امریکی آقاؤں کے ذریعہ اسلامی قوانین اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلوانے کے قوانین کو ختم کرانے کے بیانات دلواتے رہتے ہیں۔ انشاء اللہ! ان سازشوں میں وہ ناکام ہوں گے۔

انہوں نے کہا کہ دینی مدارس کے طلبا کرام کو چاہئے کہ وہ شعبان کی چھٹیوں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چناب نگر میں تحفظ ختم نبوت کورس میں بھرپور شرکت کریں تاکہ فارغ التحصیل ہونے کے بعد جب آپ فیلڈ میں جائیں اور کسی قادیانی سے آپ کی ملاقات ہوجائے تو کم از کم عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق اہم معلومات اور فتنہ قادیانیت کے متعلق آگاہی ہونا لازمی ہے۔ان تمام پروگراموں کو کامیاب کرنے کے لئے مولانا عبداللطیف شامی، بھائی منیر احمد، مولانا عبدالقدیر، مولانا جمیل احمد لغاری اور دوسرے ساتھیوں نے بھرپور تعاون کیا۔☆☆

ختم نبوت کانفرنس گمبٹ

رپورٹ: مولانا تجمل حسین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے زیر اہتمام دسویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۹؍مارچ ۲۰۱۴ء بروز اتوار گورنمنٹ مراد ہائی اسکول کے اسمبلی گراؤنڈ میں منعقد کی گئی۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے امیر حکیم عبدالواحد بروہی صاحب نے کی جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض راقم نے سرانجام دیئے۔

کانفرنس کا باقاعدہ آغاز بعد نماز عشاء تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ تلاوت کی سعادت حافظ طاہر مسعود نے حاصل کی۔ پھر قاری صبغۃ اللہ پنہور نے ہدیۂ نعت پیش کیا اور ختم نبوت کے عنوان پر نظم پیش کی، اس کے بعد مولانا راشد مدنی صاحب کا بیان ہوا، پھر حضرت مولانا امجد مدنی صاحب کا بیان ہوا، پھر مناظر ختم نبوت حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمن صاحب کا بیان ہوا، اس کے بعد ملک کے مشہور قاری حضرت قاری محمد علی مدنی صاحب نے تلاوت کلام پاک سے سامعین کے دلوں کو منور کیا، پھر ولی ابن ولی حضرت مولانا عبدالقیوم ہالیجوی صاحب کا بیان ہوا، اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے سرپرست شیخ الحدیث حضرت مولانا نعمت اللہ شیخ صاحب نے قراردادیں پیش کیں، اس کے بعد جمعیت علماء اسلام کے مرکزی جنرل سیکریٹری حضرت مولانا عبدالغفور حیدری صاحب نے خطاب کیا، پھر بلبل سندھ فقیر حاکم علی بھرٹ نے نظمیں پڑھیں۔ اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری جنرل مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب کا تفصیلی خطاب ہوا اور آخر میں مولانا اسداللہ کھڑو صاحب کا بیان ہوا اور اختتامی دعا ہوئی۔ کانفرنس کے اختتام پر سامعین میں قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ پر مبنی سندھی اور اردو پمفلٹ تقسیم کیے گئے۔

کانفرنس میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد رمضان پھلپوٹو صاحب، شیخ الحدیث حضرت مولانا نور محمد جمالی صاحب، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمن پھل صاحب، حضرت مولانا عبدالشکور پھل صاحب، مولانا سعید احمد سومرو صاحب، مولانا عبدالغفار رند، مولانا حنیف سیال، قاری امداد اللہ نعمانی، قاری نیاز احمد خاصخیلی، قاری عبدالماجد رند، ملک عبدالغفور حیدری، قاری ظہور احمد شیخ، قاری محمد انور پنہور، قاری امیر احمد سومرو، مولانا حماد اللہ پنہور، مولانا ہدایت اللہ اجن، مولانا عبدالصمد شیخ، حافظ گل محمد مری، حافظ محمد اکرم اور مولانا عبدالغنی شیخ سمیت تمام مقامی علماء کرام نے بھرپور شرکت کی۔

کانفرنس میں گمبٹ، رانی پور، ہنگورجہ، خانواہن، کنڈیارو، بھریا روڈ، کھرڑاو، ڈرب مہر شاہ، ریڑھی، خیر پور میرس سمیت مختلف علاقوں کے ہزاروں مسلمانوں نے بھرپور شرکت کی۔ باہر سے تشریف لانے والے تمام علماء کرام کے قیام وطعام کا انتظام مدرسہ رحمانیہ نزد اہل واہ گیٹ میں کیا گیا جبکہ عوام الناس کے طعام کا بندوبست مراد ہائی اسکول کے دوسرے حصے میں کیا گیا۔ کانفرنس کی تیاری کے لئے مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئی تھیں ہر ایک نے اپنی ذمہ داری بخوبی سرانجام دی۔

خصوصاً حضرت مولانا نعمت اللہ شیخ، حکیم عبدالواحد بروہی، عبدالسمیع شیخ، انجینئر جاوید احمد شیخ، حافظ جنید احمد نے خوب محنت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو اور جنہوں نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے معاونت کی جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کانفرنس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر بروز محشر ہم سب کے لئے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک شفاعت کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔ ☆☆

چوتھی سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹاؤن شپ لاہور

لاہور (مولانا عبدالنعیم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چوتھی سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس آرائیں چوک ٹاؤن شپ لاہور میں بروز جمعرات بعد از نماز مغرب منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت پیر طریقت مولانا خواجہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں میانوالی کرنے کی۔ کانفرنس میں ممتاز علماء کرام دینی ومذہبی جماعتوں کے قائدین نے خطاب فرمایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، مفتی کفایت اللہ، مولانا مفتی محمد حسن، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری (مسلک اہلحدیث)، مولانا عاشق حسین (مسلک بریلوی)، جناب وحید عالم ایم این اے، سید احسان اللہ قاسمی (جماعت اسلامی)، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمن ثانی، قاری علیم الدین شاکر، مولانا خواجہ رشید احمد، پیر رضوان نفیس معروف ثناء خواں مولانا محمد عثمان قصوری ودیگر علماء کرام نے شرکت وخطاب فرمایا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

قادیانیت، دین اسلام سے بغاوت کا نام ہے: مولانا احسن راجہ

کراچی (محمد عبدالوہاب پشاوری) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر کے زیر اہتمام جامع مسجد توحید فیز ون گلشن حدید بن قاسم میں ۲۱ تا ۲۳/ مارچ ۲۰۱۴ء بعد نماز مغرب تا عشاء تحفظ ختم نبوت ترجیتی کورس منعقد ہوا۔

۲۱/ مارچ بروز جمعہ بعد نماز مغرب افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت اس کی سعادت راقم الحروف نے حاصل کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا مفتی محمد اسحاق مصطفیٰ (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر) نے مختصر وقت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات اور کورس کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ اس کے بعد مولانا احسن راجہ (امام وخطیب جامع مسجد باب الرحمت گلشن حدید) نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت اور فتنۂ قادیانیت کی سنگینی پر مفصل و مدلل بیان فرمایا۔ مولانا نے کہا کہ ختم نبوت ہم سب کے ایمان کی بنیاد ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ورسول ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی ورسول نہیں آئے گا۔ ختم نبوت کے عقیدے کے لئے کثیر تعداد میں صحابہ کرامؓ نے یمامہ کے میدان میں مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ میں اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور ہمیں یہ درس دیا کہ اگر کوئی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے تو اس کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کرنا، ختم نبوت کا تحفظ دراصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا تحفظ ہے۔ فتنۂ قادیانیت اسلام کے خلاف ایک ناسور ہے۔ قادیانی مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکا ڈال کر مسلمانوں کو دائرۂ اسلام سے خارج کرتے ہیں۔ قادیانیت دین اسلام سے بغاوت کا نام ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ قادیانیوں سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھیں۔

۲۲/ مارچ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مولانا شمس الرحمٰن نے عقیدۂ ختم نبوت ونزول حضرت عیسیٰؑ اور فتنۂ جاوید غامدی کے متعلق بیان کیا۔ مولانا نے کہا کہ حضرت عیسیٰؑ، حضرت مریمؑ کے بطن مبارک سے محض نفخۂ جبرائیل سے پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو بنی اسرائیل کے آخری نبی کی حیثیت سے مبعوث فرمایا۔ یہود نے ان سے بغض وعداوت کا معاملہ کیا اور ان کو قتل کرنے کی مذموم کوشش کی تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے ان کو زندہ سلامت آسمان پر لے گئے اور قرب قیامت میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس دنیا میں دوبارہ ان کا نزول ہوگا اور آپؑ دجال کو قتل کریں گے۔ آپؑ کا نزول ایک امام عادل کی حیثیت سے ہوگا اور اس امت میں آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوں گے۔

۲۳/ مارچ بروز اتوار بعد نماز مغرب کورس کی آخری نشست منعقد ہوئی جس میں مولانا عبدالحی مطمئن (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی) نے ظہور مہدی علیہ الرضوان اور فتنۂ گوہر شاہی کے متعلق بیان کیا۔ مولانا نے کہا کہ حضرت امام مہدی کا اصل نام محمد ہوگا اور والد کا نام عبداللہ ہوگا اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔ آپ کا سلسلہ نسبت حضرت امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے حضرت فاطمہؓ تک پہنچے گا۔ آپؓ مدینہ سے ہجرت کر کے مکہ تشریف لائیں گے تو دوران طواف ملک شام کے چالیس ابدال آپ کو پہچان لیں گے اور بیعت کی درخواست کریں گے۔ آپ کے زمانہ میں پوری دنیا میں اسلام پھیل جائے گا اور لوگ مال دار ہو جائیں گے کوئی زکوٰۃ لینے والا نہ مل سکے گا۔ آپ کے زمانے میں ہی حضرت عیسیٰؑ کا نزول ہوگا اور آپ ہی کے زمانہ میں دجال کا فتنہ اٹھے گا۔ کورس کا اختتام مولانا مفتی محمد طارق کے دعائیہ کلمات سے ہوا۔ کورس میں دینی مدارس، اسکول، کالج و یونیورسٹی کے طلبا اور عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اللہ رب العزت اس کورس کی برکت سے علاقے کے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

قادیانیوں کی چالبازیوں اور مکروفریب سے بچنا مسلمانوں کیلئے ضروری ہے: مولانا اللہ وسایا

لاہور (مولانا عبدالنعیم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت علماء کونشن مرکز ختم نبوت عائشہ مسجد مسلم ٹاؤن لاہور میں منعقد ہوا مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا تھے۔ ختم نبوت کونشن میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، قاری نذیر احمد، مفتی عزیز الرحمٰن، قاری جمیل الرحمٰن اختر، قاری علیم الدین شاکر، مولانا عبدالشکور حقانی، قاری مومن شاہ، پیر رضوان نفیس، مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی، مولانا قادر محسن اعوان، قاری عبدالعزیز، علامہ ممتاز اعوان، مولانا قاری ظہور الحق، مولانا عبدالنعیم، قاری محمد اقبال سمیت سینکڑوں علماء نے شرکت کی۔ مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امت مسلمہ نے کسی بھی دور میں جھوٹے مدعی نبوت کو کامیاب نہیں ہونے دیا۔ تحریک ختم نبوت کو اللہ نے ہر محاذ پر کامیابی نصیب فرمائی۔ مجاہدین ختم نبوت نے قادیانیوں کو ہر محاذ پر شکست سے دوچار کیا۔ انہوں نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت قانون اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کا تحفظ کرتے رہیں گے۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی قسم کی قربانی دینے سے گریز نہیں کریں گے بلکہ اپنا تن، من، دھن سب کچھ تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کے لئے قربان کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ہر جگہ پر ملکی امیج کو خراب کرنے کے لئے اپنے مذموم حربے اپنے بیرونی آقاؤں کے کہنے اور اس کے گٹھ جوڑ سے استعمال کرتے رہتے ہیں اور ملک عزیز کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کے لئے کوئی موقع اپنے ہاتھ سے خالی نہیں جانے دیتے۔ قادیانیوں کی چالبازیوں اور ان کے مکروفریب سے بچنا یہ تمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ناموس رسالت قانون اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کے خلاف سازشیں کرنے والوں کا بھرپور انداز میں مقابلہ کیا جائے گا۔

دینی مدارس کی آزادی وخودمختاری کے خلاف ہونے والی سازشوں کوحکومتی سطح پر بے نقاب کیا جائے

سالانہ ختم نبوت کانفرنس پاکپتن میں علماء کرام کامطالبہ

پاکپتن (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام 26 مارچ بعد نماز مغرب منعقدہ ”سالانہ ختم نبوت کانفرنس“ کے مقررین نے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے باز رکھنے کیلئے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے آئینی تقاضوں کوعملی طور پر پورا کیا جائے۔ ملک کے اسلامی ونظریاتی تشخص کی بقاء کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو عملاً نافذ کیا جائے۔ دینی مدارس کی آزادی وخود مختاری کے خلاف ہونے والی سازشوں کو حکومتی سطح پر بے نقاب کیا جائے۔ کانفرنس میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مفتی محمد عمار شاہد، مناظر اسلام مولانا مقصود احمد، متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا طلحہ ایوب حیدری، مولانا ممتاز احمد، قاری محمد انور، مولانا محمد یوسف محمودی، مولانا رشید احمد، مولانا نثار بیگ، مولانا بشیر احمد عثمانی، مولانا مقصود احمد، مولانا کرامت علی، مفتی نور احمد، قاری محمد اسلم صدیقی، قاری عبداللطیف اور مولانا صلاح الدین سمیت متعدد علماء کرام نے شرکت وخطاب کیا۔ تلاوت قرآن کی سعادت قاری معاذ شاہد نے حاصل کی۔ ہدیہ نعت محبوب العلماء جناب قاری محمد آصف رشیدی نے پیش کیا۔ مقررین نے کہا کہ قادیانیوں کی پشت پناہی اور سپورٹ کرنے والی ”کاکس“ کو معلوم ہونا چاہئے کہ مسلمانوں کو ناموس رسالت جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ تحریک پاکستان میں قادیانیوں نے منافقانہ کردار ادا کر کے لاکھوں مسلمانوں کا قتل عام کرایا۔ ظفر اللہ قادیانی نے وزارت خارجہ کے عہدہ پر ہونے کے باوجود قائداعظم کا جنازہ تک نہ پڑھا۔ مرزا قادیانی کی کتابیں مغلظات اور کذبات سے بھری پڑی ہیں۔ قادیانیوں کی نام نہاد مظلومیت پر مبنی فرضی رپورٹس پاکستان کی سالمیت وبقاء پر لٹکتی تلوار ہیں۔ حکومت ان رپورٹس کی غیر جانبدارانہ انکوائری کرائے۔ کانفرنس میں اڈہ رنگشاہ اور چک سردول میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کی اشتعال انگیز سرگرمیوں کی روک تھام کی جائے۔ علاوہ ازیں مولانا اللہ وسایا نے رات کا قیام مدرسہ فیض القرآن ملکہ ہانس میں کیا۔ مولانا حبیب اللہ رشیدی اور ان کے رفقاء نے میزبانی کے فرائض سرانجام دیئے۔

27 / مارچ کو فجر کی نماز کے بعد حاضرین سے درس حدیث ارشاد فرمایا۔ بعد نماز ظہر خانقاہ غفوریہ ملکہ ہانس کے سالانہ اجتماع سے تصوف کے رموز واسرار کے موضوع پر بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ عصر کی نماز جامعہ علوم شرعیہ میں ادا کی۔ یہاں پر جمعیت علماء اسلام کے رہنما قاری ابوبکر صدیق اور قاری محمد ریاض سے ملک کی موجودہ صورتحال پر تبادلہ خیال کیا اور ماموں کانجن کی کانفرنس میں شرکت کے لئے روانہ ہوگئے۔ قبل ازیں مولانا اللہ وسایا نے عارف والا میں جماعتی کارکنوں مولانا محمد صدیق اور عبدالقیوم سے ملاقات کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قدیمی رہنما اور جامعہ عربیہ فاروقیہ کے مہتمم حضرت مولانا عبدالوہاب کے جواں سال بیٹے حافظ عبیدالرحمنؒ کی وفات حسرت آیات پر ان سے تعزیت مسنونہ عرض کی اور لواحقین وپسماندگان کے لئے صبر جمیل اور اجر جزیل کی دعا کی۔ بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عارف والا کے ناظم مولانا طلحہ ایوب حیدری کی ضیافت کو شرف قبولیت بخشا بعد نماز ظہر پاکپتن شریف میں مناظر اسلام مولانا مقصود احمد کی دعوت پر ان کے مدرسہ عبداللہ بن مسعودؓ میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت اور حضرت عیسیٰؑ کے رفع الی السماء ونزول من السماء کے موضوعات پر دروس ارشاد فرمائے اور ان کی دینی خدمات، مناظرانہ صلاحیتوں اور تحقیقی کاوشوں کو بے حد سراہا۔

ختم نبوت کانفرنس محراب پور

رپورٹ: مولانا تجمل حسین

محراب پور .... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محراب پور کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۱۰/مارچ ۲۰۱۴ء بروز پیر مرکزی جامع مسجد میں منعقد کی گئی، جس کی سرپرستی حضرت مولانا عبدالکریم سیجو صاحب نے کی جب کہ صدارت کے فرائض مفتی محمد یاسین صاحب نے اور نگرانی حضرت مولانا عبدالصمد ہالیجوی صاحب نے کی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا خالد محمود صاحب سرانجام دے۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز بعد نماز مغرب تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ عبدالغفار جتوئی، سلطان احمد چنہ، حافظ عامر معاویہ نے ہدیہ نعت پیش کیا اور نظمیں پڑھیں۔

کانفرنس سے حضرت مولانا امجد مدنی صاحب، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر صاحب، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفی صاحب اور جمعیت علماء اسلام سرحد کے مرکزی رہنما حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب اور قاری کامران احمد صاحب نے خطاب کیا۔ کانفرنس کے اختتام پر حاضرین میں قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ پر مبنی پمفلٹ تقسیم کیے گئے۔

کانفرنس میں حضرت مولانا محمد طیب لدھیانوی صاحب، محترم سیّد انوارالحسن صاحب، بھائی ریاض احمد صاحب نے کراچی سے خصوصی طور پر شرکت فرمائی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمن پھل صاحب، حضرت مولانا عبدالشکور صاحب، حضرت مولانا سعید احمد سومرو صاحب، مولانا آصف محمود پھل، مفتی عطاءاللہ عباسی، مولانا عبدالشکور، مفتی شاہد صاحب، قاری غلام مصطفی، مولانا ابراہیم حیدری، مولانا سیّد حماداللہ شاہ، مفتی محمد احمد، مولانا شاکر محمود، قاری عبدالرحمن، قاری عبدالحنان، مولانا خالد حسین کوری، حافظ حسیب الرحمن، قاری فتح محمد، مولانا عارف محمود، مولانا غلام نبی، مولانا عثمان، مولانا لیاقت علی سمیت تمام مقامی حضرات نے بھرپور شرکت کی۔ کانفرنس میں تشریف لانے والے مہمانوں کے قیام و طعام کا بندوبست جامعہ دارالعلوم محمدیہ محراب پور میں کیا گیا تھا۔

فیصل آباد: بشپ ہاؤس کے سیمینار میں قادیانی خاتون کو بطور مسلم بلانے پر ہنگامہ

قادیانی خاتون کی متنازع تقریر پر تمام مسلم مکاتب فکر کے نمائندے اٹھ کھڑے ہوئے اور احتجاج شروع کردیا

مسلم نمائندوں نے تقریب کا بائیکاٹ کردیا، مسیحی رہنماؤں کو ہمارے عقائد کا احترام کرنا ہوگا: زاہد قاسمی

فیصل آباد (خبر ایجنسیاں) بشپ ہاؤس فیصل آباد میں منعقدہ امن سیمینار میں قادیانی خاتون کو بطور مسلم نمائندگی دینے پر علماء نے احتجاجاً سیمینار کا بائیکاٹ کردیا۔ قبل ازیں قادیانی خاتون کی تقریر سے شدید بدمزگی پیدا ہوئی۔ بشپ ہاؤس ریلوے روڈ فیصل آباد میں امن اور امید کے نام سے بین المذاہب سیمینار کا انعقاد کیا گیا، جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء، بشپ آف فیصل آباد کی دعوت پر سیمینار میں شریک ہوئے۔ سیمینار میں ایک قادیانی خاتون نگہت ناہید کو خطاب کی دعوت دی گئی، جس نے اپنے خطاب میں کہا کہ اسلام کی اصل خدمت جماعت احمدیہ کررہی ہے، باقی فرقے انتشار کا شکار ہیں اور دہشت گردی کے ذریعے دنیا میں نفرت پھیلارہے ہیں۔ اس پر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ اور پاکستان علماء کونسل کے سیکریٹری جنرل صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی نے احتجاج کیا اور سیمینار کا بائیکاٹ کرتے ہوئے اٹھ کر چلے گئے۔ ان کے ہمراہ دیگر مکاتب فکر کے علماء میں پیر محمد ابراہیم، مولانا یوسف نور، قاری حنیف بھٹی، قاری جاوید اختر قادری، پیر اکبر ساقی، مولانا اعظم فاروق اور حافظ شفیق کاشف سمیت دیگر علماء نے بھی سیمینار کا بائیکاٹ کردیا۔ بعدازاں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی نے کہا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں اور ختم نبوت کے منکر ہیں، پاکستان کے آئین میں ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے۔ بشپ آف فیصل آباد نے غیر اخلاقی اقدام کیا۔ اس کی ہم مذمت کرتے ہیں۔ قادیانیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں بھی گستاخی کی ہے۔ حقیقی مسیحی حضرت عیسیٰ کے گستاخ کو اپنے ساتھ نہیں بٹھا سکتا، تمام مکاتب فکر کے جید علماء کی موجودگی میں قادیانی خاتون سے اسلام کی نمائندگی کروانا مذہب اسلام کی توہین ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان علماء کونسل اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ سے منسلک علماء بشپ ہاؤس کا بائیکاٹ جاری رکھیں گے اور آئندہ کسی بھی ایسی تقریب میں شامل نہیں ہوں گے جس میں قادیانیوں کو نمائندگی دی جائے گی۔ مسیحی قیادت کو مسلمانوں کے عقیدۂ ختم نبوت کا احترام کرنا ہوگا۔ قبل ازیں قادیانی خاتون کی تقریر کے دوران ہنگامہ آرائی کی وجہ سے سیمینار بدمزگی کا شکار ہوگیا۔ سیمینار میں موجود تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے احتجاجاً بائیکاٹ کرتے ہوئے قادیانیوں کے خلاف نعرہ بازی کی۔ خاتون کی تقریر جاری تھی کہ اسٹیج پر بیٹھے مولانا زاہد محمود قاسمی اور مولانا محمد یوسف انور کے علاوہ دیگر مکاتب فکر کے علماء اور معززین شہر نے احتجاج شروع کردیا اور تقریب ہلڑ بازی کا شکار ہوگئی۔ مرزائی خاتون کو بھی دوسرے راستے سے باہر لے جاکر بشپ کے دفتر میں پہنچایا گیا۔ تقریب میں ڈی سی او فیصل آباد نورالامین مینگل بھی موجود تھے۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۲۳/مارچ ۲۰۱۴ء)

شریف مراکش سے قادیانیوں کا مناظرہ

☆ ہزہائی نس (مراکش کے ولی عہد) کی مولوی محمد علی صاحب سے مذہبی بحث چھڑ گئی۔ آپ نے مرزائیوں کے عقائد پر بڑی عالمانہ تنقید کی اور رخصت ہونے کے وقت احمدی حضرات سے مصافحہ کرنے سے انکار کردیا۔ ڈاکٹر غلام محمد سے آخری بار جو گفتگو ہوئی وہ قابل غور ہے:

H. H. If you people are right, nothing will happen; but if you people are wrong something will happen to you within the next three months.

Dr. G. M. please let me have your address so that I may write to you at the end ot thrree months.

H. H. Perhaps you will not be able to writ.

امیر مراکش اور احمدی جماعت کے مابین یہ مکالمہ ہمارے ذہنی افلاس کا ثبوت ہے۔ مراکش کے ولی عہد کی یہ گفتگو بتاتی ہے کہ مناظرانہ رنگ صرف ہندوستان پر غالب نہ تھا بلکہ عالم عرب وہاں کے اعلیٰ ترین طبقات حتیٰ کہ مراکش کا شاہی خاندان بھی اسی رنگ میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس قسم کے دعوے اس عہد میں علم کی زبوں حالی کا اظہار کرتے ہیں۔

(''یادایام'' ص: ۴۱،۴۰ (روزنامچہ ۱۹۲۷ء۔۱۹۲۹ء) خواجہ عبدالوحیدؒ والد ماجد جناب مشفق خواجہ مرحوم)

سرگودھا میں ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی زیر نگرانی

خاتم النبیین ﷺ میڈیکل ہارٹ سنٹر
کی تعمیر تقریباً مکمل

زیر نگرانی:- **خاتم النبیین** ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ختم نبوت اکیڈمی لکڑ منڈی سرگودھا

ایمان کے لیٹروں سے ایمان بھی بچایئے اور رقم بھی

کوشش ہماری تعاون مسلمانوں کا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

خالصتاً اسلامی رفاعی سماجی ادارہ — واقع برلب نہر مرکز سراجیہ جناح کالونی سرگودھا

- غریب، لاچار، معذوروں کا علاج مفت
- زکوٰۃ، صدقات، عشر، عطیات وغیرہ کا صحیح مصرف
- 50 کمروں پر مشتمل عمارت تقریباً مکمل
- کل خرچہ کارڈیالوجی مشینری کیلئے تقریباً 9 کروڑ درکار ہیں

تمام کلمہ گو مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ مسلمانوں کے ایمان اور رقم کو بچانے کا ذریعہ بنیں اور زیادہ سے زیادہ حصہ ڈال کر رسول اکرم ﷺ کی امت کے ایمانوں کو بچا کر حضور ﷺ کی شفاعت کے مستحق بنیں تا کہ ہم مشینری جلد سے جلد لگوا کر کام شروع کر سکیں۔

ٹرسٹ اکاؤنٹ میزان بینک یونیورسٹی روڈ سرگودھا 1401010101239973

انٹرنیشنل اکاؤنٹ نمبر: PK35MEZN0014010101239973

رابطہ مولانا **اکرم طوفانی** 0300-9606593, 0321-9601521, 0092-48-3710474